REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۱۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516.

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ　　۱۴ شہادت ۱۳۶۲ ہش　　۱۴ اپریل ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ ۱۰ شہادت (اپریل) کو پاکستان سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ☆

جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا نہایت کامیاب انعقاد

علمائے سلسلہ کے علاوہ عیسائی، ہندو اور سکھ سکالرز کا بانیانِ مذاہب کو خراجِ عقیدت

وقت کی اہم ضرورت فرقہ وارانہ ہم آہنگی، اتحاد اور یکجہتی پر دلچسپ تقاریر!!

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد سیکرٹری تعلیم لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۱۰ شہادت (اپریل) آج یہاں مقامی طور پر جماعتِ احمدیہ کے زیرِ اہتمام احاطہ میونسپل کمیٹی کے وسیع میدان میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد نہایت کامیابی، بخیر و خوبی ایک نہایت دلچسپ اور پُرامن فضا میں عمل میں آیا۔ جس میں جماعتِ احمدیہ کے علماء کے علاوہ عیسائی، ہندو اور سکھ سکالرز نے بھی نہایت سنجیدہ پُروقار اور برجستہ تقاریر کرتے ہوئے تمام بانیانِ مذاہب کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور آپس میں پیار۔ محبت۔ اتحاد اور یکجہتی پر زور دیا جسے ہر مذہب کے پیرو نے بنظرِ استحسان دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورِ خلافت کے آغاز ہی سے تبلیغِ اسلام کی مہم پر جو خاص توجہ مرکوز فرمائی ہے اس کے تحت قادیان اور مضافات کے باشندوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے اور قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی قیادت میں مقامی طور پر ایک تبلیغ کمیٹی کا وجود عمل میں آیا۔ جس میں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لوکل انجمن احمدیہ کے تین تین ممبران شامل ہیں۔ ملکی حالات اور خصوصاً پنجاب کی موجودہ صورتِ حال کے پیشِ نظر کمیٹی نے جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی معاونت میں مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کو اس جلسہ کا سیکرٹری مقرر کیا گیا جنہوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دن رات محنت کر کے جملہ انتظام سرانجام دیا۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

چنانچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ اور لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ انتظام احاطہ میونسپل کمیٹی میں شامیانے لگا کر انہیں رنگا رنگ جھنڈیوں۔ لڑیوں اور پیشوایانِ مذاہب کے احترام پر مشتمل مختلف اُردو۔ ہندی۔ گورمکھی اور انگریزی کے خوبصورت بینرز سے سجایا گیا تھا۔ مستورات کے استفادہ کے لئے میونسپلٹی کے ہال کے اردگرد قناتیں لگا کر پردہ کا معقول انتظام بھی کر دیا گیا تھا جہاں احمدی مستورات کے علاوہ غیر مسلم خواتین بھی جلسہ کی کارروائی سُنتی رہیں۔

اِس عظیم الشان جلسہ کی تشہیر کے لئے کثیر تعداد میں اُردو۔ ہندی۔ پنجابی زبانوں میں پوسٹرز شائع کر کے اہم مقامات پر چسپاں کرائے گئے۔ اور پنجاب کے اہم شہروں اور قادیان کے غیر مسلم معززین کو دعوت نامے جاری کئے گئے۔ علاوہ ازیں مورخہ ۹ و ۱۰ اپریل کو بذریعہ لاؤڈ سپیکر بھی جلسہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔

وقتِ مقررہ پر افرادِ جماعت کے ساتھ ساتھ غیر مسلم احباب بھی نہایت ذوق و شوق سے مقامِ جلسہ پہنچنے شروع ہو گئے۔ حتیٰ کہ جلسہ شروع ہونے تک احاطہ میونسپلٹی میں ہر مذہب و ملت کے مشتاقانِ جلسہ کا بھاری اجتماع ہو گیا جس سے جلسہ گاہ کھچا کھچ بھر گئی۔ خدام الاحمدیہ کے رضاکار سکارف باندھے اور یوم پیشوایانِ مذاہب کے خوبصورت بیج اپنے سینوں پر سجائے اپنی اپنی ڈیوٹیاں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہے تھے۔ یہ خوبصورت بیج بزرگان و علمائے سلسلہ و عہدیداران کے علاوہ غیر مسلم معززینِ شہر نیز مہمانانِ کرام کو بھی لگائے گئے۔ ہر چہرے پر مسرت و انبساط کے نقوش نمایاں تھے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے احاطہ کے گیٹ کے دائیں طرف اپنا بُک سٹال بھی لگایا تھا جہاں سے حاضرین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق لٹریچر اور کتب حاصل کیں۔ اس موقع پر مدعو مہمانانِ کرام اور معززینِ شہر میں سے چیدہ افراد کو اخبار بدر کا پیشوایانِ مذاہب نمبر بھی تحفۃً دیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی بہت عمدہ انتظام تھا۔

پروگرام کے مطابق جلسہ پیشوایانِ مذاہب ساڑھے دس بجے دن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہُوا۔ اِس اجلاس میں محترم جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ پردھان ضلع کانگریس آئی مہمانِ خصوصی تھے جو سٹیج پر صاحبِ صدر کی بائیں جانب تشریف فرما تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے سُورۃ بقرہ کے آخری رکوع کی تلاوت کے بعد ان آیاتِ کریمہ کا پنجابی ترجمہ بھی حاضرین کو سُنایا۔

آئندہ مسلسل صفحہ ۲ پر ←

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ☆

بعدازاں مکرم وحید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "میں دنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

نظم کے بعد محترم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے جلسہ پیشوایان مذاہب کی غرض وغایت و تعارف پنجابی زبان میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید ایک ایسی کامل و جامع شریعت ہے کہ اس میں انسانی معاشرہ کی ہر ضرورت کے لحاظ سے ہدایت اور رہنمائی موجود ہے چنانچہ ہمارا ملک آجکل جن حالات سے گزر رہا ہے ان حالات کے لئے اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خدا ایک ہے جو سب کا رب ہے۔ تمام اقوام عالم میں خدا کی توحید ایک ایسی قدر مشترک ہے جس پر متحد ہونے کی تاکید ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمام نبیوں رشیوں منیوں اور اوتاروں کا احترام قائم کرنے کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ یہ سب بزرگ خدا کے پیارے تھے۔ اسی لئے تمام اقوام عالم میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے یوم پیشوایان مذاہب منعقد کرکے ان کا احترام قائم کرنے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ ۴۵ سال سے جماعت احمدیہ ہر سال یہ دن ہر جگہ مناتی ہے تاکہ تمام اہل مذاہب میں اتحاد اور محبت پیدا ہو۔ اور یہی آج کے جلسہ کی غرض ہے۔

اس جلسہ کی پہلی تقریر چرچ کے نمائندہ جناب ریورنڈ پریم چند صاحب نے کی جو دھاریوال سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو اس قسم کے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بڑا عظیم الشان کام ہے جو آپ سرانجام دے رہے ہیں۔ جس سے تمام مذاہب میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا ہو۔ آپ نے مذہبی اصول پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خدا جب تک اپنے آپ کو خود ظاہر نہ کرے انسان کو اس کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح کے آنے کی غرض یہی ہے کہ انسان کو معرفت الٰہی حاصل ہو۔ حضرت مسیح کے بارے میں آپ نے عہد نامہ قدیم کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح کی زندگی بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے تھی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے آپ کی اخلاقی تعلیم مندرجہ انجیل متی باب ۵ تا ۷ (پہاڑی وعظ) کو پیش کرتے ہوئے پاک دل، حلیم اور ہمدرد انسان بننے پر زور دیا۔

بعدہٗ عزیز سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر امور عامہ قادیان نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے بعثت نبویؐ کے وقت عرب کی بدترین حالت کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلعم کی تبلیغ توحید کی جدوجہد اور اس راہ میں مصائب و مشکلات کا تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد آپؐ کے پیدا کردہ اس عظیم انقلاب کو پیش کیا کہ آپؐ کی تربیت سے عرب کے وحشی لوگ انسان بنے نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق۔ باخدا اور خدا نما انسان بن گئے۔ مذہبی آزادی کے لئے آنحضرت صلعم کی جدوجہد، صبر و استقامت سے مظالم برداشت کرنا۔ مساوات کی تعلیم۔ پیشوایان مذاہب کے احترام کی تعلیم۔ فتح مکہ کے بعد آپؐ کے بے نظیر عفو عام۔ آپؐ کی رواداری پر سیر حاصل اور دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر سکھ دھرم کے نمائندہ جناب پروفیسر پرکاش سنگھ صاحب پرنسپل شہید مشنری کالج امرتسر نے فرمائی۔ آپ نے اس قسم کی کانفرنس میں دوسری بار شرکت کا موقع ملنے پر نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تمام بانیان مذاہب کو عزت و احترام اور عقیدت سے دیکھنا بڑا ہی اچھا اصول ہے۔ اور قابل تحسین جدوجہد ہے۔ کیونکہ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہونا چاہیئے کہ مختلف وقتوں میں، مختلف ملکوں میں مختلف زبانوں والے برگزیدہ لوگ آتے رہے جو انسانیت کا درس دیتے رہے۔ اس نظریے سے جب ہم غور کریں تو تمام مذاہب کے اخلاقی اصول مشترک ہیں۔ اس تعلق میں آپ نے حضرت بابا نانک صاحب رحؒ کی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام مذہبی بزرگوں کا کلام گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے جو سکھ مت کی رواداری کا ثبوت ہے۔ آپ نے حضرت بابا نانک رحؒ کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گورو نانک جی رحؒ نے انسان سے محبت کرنے کا سبق دیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ پروفیسر صاحب نے آخر میں فرمایا کہ مذہبی اصول کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں، جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے وہ بے فائدہ ہیں۔ ہمیں اپنے من کو صاف کرکے ذکر الٰہی کرتے رہنا چاہیئے جس سے قوت عمل حاصل ہو۔

بعدازاں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے "ترانہ اتحاد" کے عنوان سے مکرم سلیم شاہجہانپوری کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد مقامی معززین شہر کو اتحاد و یکجہتی پر مختصر تقاریر کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے جناب منوہر لال شرما صاحب عرف شرما جی پرنسپل خالصہ ہائر سیکنڈری سکول قادیان نے اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ مذہب کی اصل روح یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے نیک جذبات رکھے جائیں۔ آج دیش میں اسی روح کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اسی قسم کے جلسوں کے انعقاد سے ہم ایسے نیک جذبات پیدا کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے فرمایا، مدارس میں مذہبی تعلیم کو فروغ دینا ازحد ضروری ہے تاکہ بچپن ہی سے مذہبی بزرگوں کا احترام ہماری نئی نسلوں میں پیدا ہو۔ اور حاضرین کو توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ نے جس طرح یہ جلسہ منعقد کیا ہے ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی تنظیموں کی طرف سے بھی ایسے جلسے منعقد کرائے جانے چاہئیں تاکہ ہمارا آپس میں پیار اور اتحاد بڑھے۔ آخر میں آپ نے اس جلسہ کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

دوسرے نمبر پر جناب سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اس جلسہ میں شریک ہو کر یہ سبق ملتا ہے کہ کس طرح مختلف مذاہب کے پیرو اتحاد و یکجہتی اور محبت و پیار سے رہ سکتے ہیں۔ اس کے لئے صحیح انسانیت کو اپنانا ضروری ہے۔ ایک دوسرے سے پیار ہو۔ ذات پات کی تمیز نہ ہو۔ خدمت خلق کا جذبہ ہو۔ اس تعلق میں آپ نے گورو نانک جی رحؒ کی بعض تعلیمات کو پیش کیا۔

بعدازاں جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے خطاب کرتے ہوئے یوم پیشوایان مذاہب کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ ہر مذہب کے پیشوا نے جو تعلیم دی ہے اس کا مطالعہ کرنے سے ہی اُن کی خوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ ایسے دِن منانے سے آپس کی منافرت دور ہوتی اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہم اپنے مذہبی اصول پر کاربند ہوں۔ آپ نے دوسرے اہل مذاہب کو بھی تلقین کی کہ وہ بھی ایسی مجالس کا قیام عمل میں لائیں تاکہ آپس میں پیار اور محبت کا رشتہ زیادہ سے زیادہ گہرا ہو۔

چوتھے نمبر پر جناب گیانی پریتم سنگھ صاحب نے حاضرین سے فرمایا کہ مہاپرشوں کا جیون ایک عملی نمونہ ہوتا ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب کے ہوں۔ ہمیں ان کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ آج ہمیں آپس میں اتحاد و اتفاق اور یکجہتی کے لئے تمام بزرگوں کے عملی نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے ——

(آگے صفحہ ۹ پر)

یادِ حسین

آئی ہے یاد آج پھر اُس حق پرست کی
جس نے حریم عرشِ بریں کو ہلا دیا

جس نے حیاتِ تازہ کے نغمے الاپ کر
مُردوں کو زندگی کا قرینہ سکھا دیا

اُبھرا حصارِ شب سے فسوں توڑتا ہُوا
نُورِ محمّدیؐ سے جہاں جگمگا دیا

جس نے جلائے عزم و یقیں کے نئے چراغ
حقانیت کا رُعب دلوں پر بٹھا دیا

ڈالی جو خاک پر کبھی کیف آفریں نگاہ
ہر ذرّہ حقیر کو سونا بنا دیا

بھر کر دلوں میں ذوقِ یقیں شوقِ حرّیت
رَوندے ہُوؤں کو عرش کا تارا بنا دیا

ہر قول اُس کا آج بھی ہے نقش کالحجر
باطل کا رنگ جس نے ہوا میں اُڑا دیا

قُربان اُس پہ جائیں نہ کیوں جان و دل سے ہم
قُربانیوں کا جس نے نیا حوصلہ دیا

اللہ رے اُس جری کے عزائم کی آب و تاب
طُوفاں ٹھہر گئے وہ اگر مُسکرا دیا

بدرِ منیر، مہدیِ دوراں، مسیحِ وقت
جس نے جمالِ حق کا نیا آئینہ دیا

مَیں اِس حسین یاد کو دِل میں بساؤں گا
اُس کا جمال سارے جہاں کو دکھاؤں گا

ثاقب زیروی

جو ہمارے بس میں ہے اگر ہم باشتدائی وہ پیش کریں تو جو خدا کے بس میں ہے مل جائے گا

کام کی لذّت انسان کو پکڑتی ہے اور سب سے زیادہ لذّت دین کے کام میں ہے

اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے جتنا زیادہ اس کی راہ میں ڈالیں گے اتنا فضل کئی گنا ہو کر آپ کے اوپر ظاہر ہو گا!

کارکنانِ تحریکِ جدید سے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت فرما ہونے پر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کو ایوانِ محمود میں حضور انور کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر حضور پر نور نے جو اہم خطاب فرمایا اُسے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۲ر فروری ۱۹۸۳ء سے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے

سُورۃ فاتحہ

عطا کر کے مُسلمانوں پر ایک ایسا عظیم الشان احسان فرمایا ہے کہ اگر انسانی نسلیں قیامت تک سورۂ فاتحہ ہی کے الفاظ میں سے "الحمد للہ" پڑھتی رہیں تب بھی اس احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ہر شکر کے موقع پر، ہر غم کے موقع پر، ہر کامیابی پر اور ہر نقصان پر اس سے بہتر مضمون پڑھنے کے لئے انسانی دماغ تصور نہیں کر سکتا۔ ایسا اظہار ہے جذبۂ تشکر کا اور ایسی کامل دُعا ہے ہر مختلف صورتِ حال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے فوائد یا نقصانات کے موقع کے لئے اور مستقبل کے خدشات سے بچنے کے لئے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انسان کے دل میں کتنا بڑا طوفان ہی کیوں نہ موجزن ہو یہ دُعا اُن چند کلمات کے ذریعے انسان کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کا موقع کر دیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور جو کچھ بھی انسان عرض کرنا چاہتا ہے وہ ایسی زبان میں عرض کر دیتا ہے کہ کہنے والا تو سمجھ رہا ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ سُننے والوں کو بھی معلوم ہو کہ ان الفاظ میں اس مرتبہ کیا کہا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سُورۂ فاتحہ جب بھی پڑھی جائے انسانی قلب کی کیفیت کو ایسے خاص انداز میں ادا کرتی ہے کہ جس پر وہ کیفیت گزرے صرف وہی جان سکتا ہے کہ ان الفاظ میں اپنے ربّ کے حضور کیا پیش کیا گیا ہے۔ تو اظہار بھی ہے اور اخفاء بھی ہے۔ یہ ایسی عظیم الشان سُورۃ ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کریں جتنا بھی اس میں غوطے لگائیں اتنا ہی انسان اس کی عظمت کا پہلے سے بڑھ کر قائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے

ہر اہم موقعہ پر

خلفاء کی سُنّت اور طریق رہا ہے کہ وہ سُورۂ فاتحہ سے آغاز کیا کرتے اور جہاں تک میرا علم ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی سے یہ سُنّت جاری ہوئی ہے کہ آپؐ ہر اہم موقعہ پر سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے اپنی گفتگو کا آغاز فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ مَیں بھی ہر ایسے موقع پر اپنے جذباتِ تشکر کے اظہار کے لئے سُورۃ فاتحہ ہی سے آغاز کیا کرتا ہُوں۔ لیکن اس وقت جو بات مَیں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ

میرے دَورۂ یورپ

کے ایک خاص حصّے سے متعلق ہے۔ میری مُراد تحریکِ جدید کی اُن ذمّہ داریوں سے ہے جو اس دَورے کے نتیجے میں میرے سامنے کھُل کر آئی ہیں۔ اور مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ اگرچہ وہ ذمّہ داریاں ہمیشہ سے تحریکِ جدید ہی کی ذمّہ داریاں ہیں لیکن ایک وقت تک وہ مخفی ذمّہ داریاں رہیں۔ خوابیدہ ذمّہ داریاں رہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا فرمائے ہیں کہ وہ پوری قوّت کے ساتھ بیدار ہو رہی ہیں۔

مثلاً اِس دَورے کے دَوران مختلف مجالسِ شوریٰ میں جو تجاویز سامنے آئیں اور اجتماعی طور پر مغربی ممالک میں تبلیغ اور دیگر فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلے میں سپین کی مجلس شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئیں اگر آپ ان پر غور کریں تو دو قسم کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو انسان ہیجان میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ کرنیوالے کام تو اتنے زیادہ ہیں، ہم کیسے کر سکیں گے۔ اور کس طرح اُن حقوق کو ادا کریں گے اور کس طرح ترجیحات قائم کریں گے۔ دُوسرے اپنی کم مائیگی اور بے بسی کا احساس بڑی شدّت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سارے کام تو وہ ہیں جو لازماً کرنے والے ہیں۔ لیکن ہمارے موجودہ وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے۔ موجودہ تنظیمی حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ مزید محنت کی جائے۔ جہاں تک مرکزِ سلسلہ میں کارکنوں کا تعلق ہے وہ بھی کام کے مقابل پر بہت ہی تھوڑے نظر آتے ہیں۔ جہاں تک عمارتوں کا تعلق ہے وہ بھی کام کے مقابل پر بالکل بے معنی سی دکھائی دیتی ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہر ایک شعبہ بیدار ہو تو ہر ایک کے لئے پُوری ایک ایک عمارت کی ضرورت ہے۔ مَیں اس بات کو واضح کرنے کے لئے صرف چند مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہُوں۔ جہاں تک

تصنیف اور لٹریچر

کا تعلق ہے جو چند فیصلے مختلف ممالک میں ہوئے، وہ مَیں آپ کے سامنے گنوا تا ہُوں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ صرف اس ایک شعبے کے لئے کتنی بڑی عمارت کی ضرورت ہے۔ کتنے زیادہ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ کتنے بڑے ماہرین کی ضرورت ہے۔ کتنے بڑے مالی وسائل کی ضرورت ہے اور کتنی بڑی انتظامی ضرورت سامنے آتی ہے جو ساری دُنیا پر نظر رکھ کر حالات کا جائزہ لیتے ہوئے تدریجی لحاظ سے اس بات کی نگرانی کرے کہ تمام ممالک اپنی اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔

ایک فیصلہ جس کا تمام مشنوں کو پابند کیا گیا تھا وہ یہ ہے کہ دُنیا میں جتنی زبانوں میں بھی آج تک احمدیت کا کسی موضوع پر لٹریچر شائع ہُوا ہے وہ تمام ممالک کے مشنوں میں بطور لائبریری موجود ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر جاپانی زبان میں مختلف وقتوں میں کوئی رسالہ یا کتاب شائع کی گئی تو اس کی کم از کم دو دو کاپیاں تمام دنیا کے مشنوں کی لائبریری میں موجود ہونی چاہئیں۔ اسی طرح اگر چینی زبان میں، انڈونیشین زبان میں، یورپ، افریقہ اور دیگر ممالک کی زبانوں میں اس قسم کا لٹریچر شائع ہُوا ہو تو وہ بھی تمام مشنوں میں ہونا چاہیئے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو سب سے پہلے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تحریکِ جدید میں ایک مرکزی دفتر اس مقصد کے لئے قائم ہونا چاہیئے کہ آج تک جتنا بھی لٹریچر شائع ہُوا ہے وہ پہلے یکجائی طور پر اس کی فہرست منضبط کرے۔ اور پھر معلوم کرے کہ کس کتاب کی اشاعت کب ہوئی تھی؟ وہ کتاب کس نے لکھی، کس نے اس کا ترجمہ کیا۔ اور اس کی موجودہ حیثیت کیا ہے؟ اور پھر اس کی AVAILABILITY یعنی اُس کے مہیّا ہونے پر غور کرے۔ اور یہ بھی جائزہ لے کہ ان میں سے جو کتابیں ضروری ہیں لیکن اس وقت مہیّا نہیں ہیں ان کی دوبارہ اشاعت پر کتنے اخراجات ہوں گے؟ اور انہیں تمام دُنیا میں پھیلانے کا کیا انتظام ہوگا ان ساری ذمّہ داریوں کو کون ادا کرے گا اور کس طرح ادا کرے گا؟ اس کے لئے ایک پورا ڈیپارٹمنٹ چاہیئے۔ پھر جب تک ہر کتاب کا اُردو اور انگریزی میں ترجمہ نہ ہو مشن اس سے استفادہ نہیں کر سکتے اگر مشن میں اندھی کتابیں پڑی ہوں جن کے متعلق مبلّغ کو معلوم ہی نہ ہو کہ ان میں کیا لکھا ہُوا ہے تو وہ کس طرح ایک مہمان سے تعارف کرا سکتا ہے کہ آپ کے لئے میرے پاس فلاں فلاں موضوع پر کتب موجود ہیں۔ اس لئے لازماً ہر کتاب کا خلاصہ بھی تیار کروانا پڑے گا۔ اور پھر اسے خوبصورت جلدوں میں سب مشنوں کو مہیّا کرنا پڑے گا تاکہ اگر دُنیا کے کسی بھی علاقے کا کوئی انسان ہمارے کسی مشن میں جائے تو ہمارا مبلّغ بڑی ہمّت اور حوصلے کے ساتھ اس کو کہہ سکے کہ آپ کی زبان میں پیش کرنے کے لئے میرے پاس لٹریچر موجود ہے۔ اس کا ایک حصّہ وہ ہے جس کا تعلق طبع شدہ کتابوں سے ہے۔ اور دُوسرا حصّہ وہ ہے جو خلا کی صُورت میں ہمارے سامنے اُبھرے گا۔ وہ بھی بہت سی ذمّہ داریاں سامنے لاکھڑی کرے گا۔ دُنیا کی بہت سی اہم زبانیں ہیں جن میں دُنیا کو پیش کرنے کے لئے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ اس حصّے کا

مشنوں کی آئندہ پلاننگ

اور پالیسی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ مثلاً اٹلی میں جب بھی خدا تعالیٰ توفیق دے، اور زمین کا معاملہ طے ہو جائے وہاں ہم نے ایک مشن قائم کرنا ہے۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو دینے کے لئے اٹالین زبان میں لٹریچر کہاں ہے؟ اور اس قوم کو مخاطب کرنے کے لئے کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے؟ وہ کون تیار کرے گا؟ جب "کون" کی بات شروع ہوگی تو ذہن مربیوں کی طرف چلا جائے گا۔ کیا اتنے مربی موجود بھی ہیں جو ان قوموں کی زبانیں جانتے ہوں؟ اور اگر نہیں ہیں تو پھر انہیں دو قسم کے زبان دان تیار کرنے پڑیں گے۔ ایک تصنیف کے کام کے لئے اور ایک تبلیغ کے لئے دونوں آپس میں متبادل بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن تصنیف کے بعض خاص تقاضے ہیں اسی طرح تبلیغ کے بعض خاص تقاضے ہیں۔ ہر انسان الگ الگ مزاج رکھتا ہے۔ اور وہ ہر تقاضے کو پورا بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہ جائزہ لینا ہوگا کہ اس وقت ہمارے پاس کتنے مربی یا واقفین ہیں۔ کون اس بات کا اہل ہے کہ اٹالین زبان سیکھے اور پھر تصنیف کا کام کرے۔ اور کون اس بات کا اہل ہے کہ وہ اٹلی میں تبلیغ کا کام کرے؟ پھر یہ کہ ان واقفین کی تیاری کہاں کہاں ہوگی؟ جب آپ اس پہلو سے دیکھتے ہیں تو اتنے بڑے بڑے خلا سامنے ابھر آتے ہیں کہ انسان لرزنے لگتا ہے کہ اتنے بڑے اور وسیع تقاضوں کو کیسے پورا کر سکوں گا؟

پھر رشین یعنی روسی قوم ہے جو دو عظیم طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہے۔ پہلے تو اور بہت ساری طاقتیں بھی سپر یعنی عظیم کہلایا کرتی تھیں۔ کسی زمانے میں پانچ طاقتیں تھیں۔ پھر تین رہ گئیں۔ اب صرف دو سپر طاقتیں رہ گئی ہیں۔ ایک سپر طاقت امریکہ ہے اور ایک رشیا۔

روس کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف ہے کہ میں روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذروں کی طرح پھیلا ہوا دیکھتا ہوں۔ (تذکرہ صفحہ ۸۱۳ طبع سوم) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان الفاظ میں خدا کا جو وعدہ ہے اسے بہر حال کسی نے پورا کرنا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم نے ہی اسے پورا کرنا ہے۔ لیکن کس طرح پورا کریں گے جبکہ آج تک ہمارے پاس رشین یعنی روسی زبان میں کوئی لٹریچر ہی نہیں ہے؟ یہ خلا جو سامنے آتے ہیں یہ بھی علیحدہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کا تقاضا کر رہے ہیں۔ کہیں رشین ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا۔ کہیں PORTUGUESE یعنی پرتگالی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا۔ اور کہیں اٹالین ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے ہمارے پاس کتنے آدمی ہیں؟ وسائل کتنے ہیں؟ زبانیں سکھانے میں کتنا وقت لگے گا؟ کتنی ہم میں صبر کی طاقت ہے اور اس کام کے سلسلہ میں پہلے کیا کیا جائے؟ یہ سارے امور ایسے ہیں کہ جب آپ ان پر غور کریں تب پتہ چلتا ہے کہ

ہم کتنے بے بس

اور بے حیثیت لوگ ہیں۔ اور اس احساس کے ساتھ ہی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ان دعاؤں کی طرف جو اس کامل یقین سے پھوٹتی ہیں کہ ہم کچھ بھی نہیں۔ اتنے بڑے کاموں کے کرنے کا دعویٰ لے کر نکلنے والی جماعت اپنے موجودہ حالات پر غور کر رہی ہو اور صرف ایک چھوٹے سے شعبے میں اتنے مسائل سامنے ابھر آئیں تو اس کے اندر سوائے انکساری پیدا ہونے کے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ایک ایسی انکساری کہ جو جتنی بھی کی جائے، مبالغہ نہیں بن سکتی۔ اس انکساری میں آپ جتنا بھی بڑھیں وہ ایک عارفانہ انکساری ہوگی اور ہر عارفانہ انکساری کے نتیجہ میں دعا نکلتی ہے۔ دعا اور انکساری میں اللہ تعالیٰ نے ایسا طبعی جوڑ رکھا ہوا ہے جس کو کوئی دنیا میں الگ نہیں کر سکتا۔ پس دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے لیکن اس غور کے نتیجے میں۔ ہاں اگر آپ غور نہ کریں اور روٹین ROUTINE میں چلتے رہیں تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم ضرورت یہ سامنے آئی کہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے ہمارے پاس

قرآن کریم کے اہم تراجم

بھی نہیں ہیں۔ اور جو ترجمے ہو چکے ہیں ان پر جب غور کیا گیا تو پتہ لگا کہ وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے پڑے ہیں کہ کسی ایک جگہ بھی ان کا ریکارڈ نہیں ہے۔ کسی زبان میں ترجمہ ایک ملک میں پڑا ہوا ہے اور کسی اور زبان میں ترجمہ کہیں اور جگہ پڑا ہوا ہے۔ کچھ ریکارڈ یہاں مرکز میں پڑا ہوا ہے اور اس کی ڈپلیکیشن (DUPLICATION) یعنی نقل باہر نہیں ہے۔ اور جو ریکارڈ باہر پڑا ہوا ہے اس کی DUPLICATION یہاں نہیں ہے۔ اس کو اکٹھا کروانے اور ایک جگہ منضبط کروانے کے لئے بھی وقت، آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور مختلف جگہوں میں ضرورت ہے۔ چنانچہ جب انگلستان میں اس بات کی تحریک کی گئی تو بعض دوستوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ صرف انگلستان میں تین آدمیوں

کی ایک کمیٹی اس پر کام کر رہی ہے کہ وہاں قرآن کریم کے تراجم کے جو مسودات موجود ہیں ان کا جائزہ لے کر اندازہ لگایا جائے کہ ان کی کیا حیثیت ہے۔ اور کس حد تک وہ قابل اعتماد ہیں۔ اور جماعت پر اس ذمہ داری کے جو تقاضے آتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ پھر ان کی اشاعت اور تقسیم کا سوال ہے۔ مثلاً اگر آپ صرف لائبریریوں میں ہی قرآن کریم کے تراجم کی مختلف زبانوں کی ایک ایک نقل رکھوانے کا انتظام کریں تو صرف شمالی امریکہ میں پچھتر ہزار لائبریریاں ہیں۔ اب آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ذمہ داریاں کتنی پھیلی پڑی ہیں۔ اور اس کے مقابل پہ ہمارے وسائل اور ہماری حیثیت کیا ہے۔ یعنی قرآن کریم انگریزی کا اگر ایک ایک نسخہ لائبریریوں میں رکھوایا جائے تو صرف شمالی امریکہ کی لائبریریوں میں پچھتر ہزار نسخے صرف ہو جاتے ہیں۔ پھر دنیا بھر کی یونیورسٹیاں ہیں اور اہل دانش ہیں۔ ان کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر مہیا کرنا پڑے گا۔ یہ

کہنا تو آسان ہے

کہ مختلف زبانوں میں لٹریچر ہونا چاہیئے۔ لیکن جب آپ آگے بڑھیں گے اور جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ ہر زبان میں ہر طبقے کے لئے لٹریچر ہونا چاہیئے۔ یہ پہلو بھی سامنے آیا۔ جب اس کا جائزہ لیا گیا تو پتہ لگا کہ باقی زبانیں تو الگ رہیں صرف انگریزی میں ہی جہاں اچھی خاصی جہتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس لٹریچر موجود ہے، وقت کے نہایت اہم تقاضوں سے متعلق لٹریچر موجود نہیں۔ نئے نئے تقاضے پیدا ہو رہے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لئے ہمارے پاس لٹریچر کافی نہیں۔ بہت سے موضوعات ہیں جن کے لئے چھان بین کی جا رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لیکر اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس کو تلاش کر کے ان ارتھ (UNEARTH) کیا جائے اور نکالا جائے۔ ہو سکتا ہے بہت بہتر مضمون ادا ہو چکا ہو۔ لیکن اس وقت ہمارے ذہن سے فراموش ہو چکا ہو۔ اور ہماری نظر میں نہ رہا ہو۔ ایسے مضامین نکالے جائیں اور پھر ان کی اشاعت کا انتظام کیا جائے۔

لٹریچر کے جو یہ تقاضے ہیں کہ ہر ملک کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات پر ان سے خطاب کیا جائے۔ جب میں نے اس پر نظر ڈالی اور سرسری جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ اس کام کے لئے بہت بڑی بڑی ٹیمیں چاہئیں۔ ہمارے جو موجودہ مرکزی علماء ہیں ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ اپنے متوقعہ فرائض سرانجام دینے کے ساتھ یہ کام بھی کریں۔ اگر وہ اپنے وقت کا ہر لمحہ بھی قربان کر دیں اور اپنی ذات کو جھونک دیں تب بھی یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتے۔ تو یہ کمی بھی سامنے آ جاتی ہے۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب مسٹر مونٹگمری واٹ MR. MONTGOMERY WATT سے میری ملاقات ہوئی تو اس ملاقات کے دوران اور اس سے پہلے بعض بالکل نئے تقاضے سامنے آئے۔ مثلاً یہ کہ موجودہ دور میں مستشرقین

ایک باقاعدہ پالیسی

کے تحت اسلام کے ہمدرد بن کر لٹریچر شائع کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اسلام پر نہایت ناپاک اور گندے حملے کر رہے ہیں۔ اور اس طرز پر کر رہے ہیں کہ کسی کو پتہ ہی نہ لگے کہ خنجر گھونپا جا رہا ہے اور خنجر گھونپ دیا جائے۔ مسٹر مونٹگمری واٹ سے گفتگو سے پہلے میں نے ان کی کتابوں کے خلاصے تیار کروائے۔ کافی بڑے خلاصے تھے لیکن تھے ABRIDGED FORM میں۔ یعنی یہ نہیں تھا کہ پڑھنے والا اپنی مرضی سے تیار کرلے۔ میں نے خلاصے تیار کرنے والوں سے کہا کہ کتاب کے جتنے اہم باب ہیں ان میں سے بنیادی بات لازماً آنی چاہیئے۔ جب میں نے ان کا مطالعہ کیا تو تب مجھے پتہ چلا کہ مسٹر مونٹگمری واٹ اسلام کے متعلق کیا سوچتے ہیں۔ ان کی کیا پالیسی ہے اور نئی جنریشن (GENERATION) یعنی نئی نسل کو انہوں نے کیا دیا ہے؟ دنیا کے سامنے ان کی اس وقت یہ تصویر ہے کہ وہ اسلام کے نہایت ہمدرد اور نئی نسل کے رہنما ہیں۔ اور اسلام کے معاملے میں وہ اپنے استادوں تک کے باغی ہیں۔ وہ اپنے استادوں کو کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے بڑا ظلم کیا ہے۔ اور یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس تصویر کے نتیجے میں ان کے پاس

صرف ایک مسلم ملک

سے پچاس طالب علم اسلام سیکھنے کے لئے پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ اگر ایک احمدی ٹیچر کے ساتھ اسلامیات کا نام لگ جائے تو وہ اتنا ناقابل برداشت ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ ہنگامے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ غیر مسلم صاحب ہیں جو بڑی حکمت کے ساتھ اپنے نقطۂ نگاہ سے اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ اور بعض مسلمان ممالک اپنے خرچ پر یونیورسٹی کی بے شمار فیسیں دیکر اپنے طلبہ کو ان کے پاس اسلام سیکھنے کی خاطر بھجوا رہے ہیں اور ساری

دنیا میں ان کے شاگردوں نے آج جس قسم کا اسلام پھیلایا ہے وہ مَیں آپ کو بتاتا ہوں۔ اُن کی ابتدائی کتاب جس میں انہوں نے اس زمانے میں بے تکلفی سے اپنی پالیسی ڈِسکس (DISCUSS) کی ہوئی ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو یہ کہا جائے کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب ہے، خدا کی نہیں ہے تو وہ تم میں دلچسپی کھو دیں گے۔ اس لئے یہ کہو کہ ہاں یہ خدا کی کتاب ہے، تم بالکل ٹھیک کہتے ہو لیکن باتیں وہ بیان کرو جو ظاہر کریں کہ محمد کی کتاب ہے، خدا کی ہے ہی نہیں۔ چنانچہ ان کے بہت سے اقتباسات پر مَیں نشان لگا کر اپنے ساتھ لے گیا اور اپنے ذہن میں بھی رکھے۔ جب اُن سے گفتگو ہوئی تو مَیں نے اُن سے کہا آپ کا فلاں بات کے متعلق کیا خیال ہے اور فلاں کے بارے میں کیا رائے ہے؟ نتیجہ یہ ہُوا کہ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے EXPLANATION یعنی وضاحت کرنی بھی چھوڑ دی۔ باتیں میرے ذہن میں تھیں اور ان کی کتابوں کے حوالے بھی ساتھ تھے۔ اگر انکار کرتے تو حوالے دکھائے جا سکتے تھے۔ لیکن یہ لوگ انکار نہیں کرتے۔ ان میں ایک انٹیگرٹی (INTEGRITY) یعنی دیانتداری بہرحال پائی جاتی ہے۔ اگر یہ مستشرقین اسلام کے دشمن بھی ہیں تو کسی قاعدے اور قانون سے حملہ کرتے ہیں۔ اس طرح نہیں کرتے کہ یونہی جھوٹ بول جائیں یا غلط بیانی سے کام لیں۔ چنانچہ مسٹر مونٹگمری واٹ تسلیم کرتے گئے کہ ہاں ٹھیک ہے مَیں نے ایسے ہی لکھا تھا۔ بہرحال کئی ایسے پہلو سامنے آنے کہ

ہمدرد بن کر

مستشرقین نے اسلام پر حملے کئے ہوئے ہیں اور نئی نسل میں وہ اتنا زہر پھیلا رہے ہیں کہ ہر ہفتے بے شمار کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ اگر تحریک جدید صرف انہی کا پیچھا کرے اور سارے وسائل استعمال کرے تب بھی حق ادا نہیں ہو سکے گا۔ چنانچہ اس علم کے تحت مَیں نے انگلستان میں تحریک کی کہ تمام دنیا میں ہمیں

دو قسم کے سٹیشن

قائم کرنے پڑیں گے۔ یعنی ایک TRACKING سٹیشن اور ایک MONITORING سٹیشن۔ اور TRACKING سٹیشن کے لئے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں خصوصاً لائبریرین یا اس مضمون سے تعلق رکھنے والے دوست۔ ان کے لئے یہ کام بہت آسان ہے۔ کمپیوٹرائزڈ COMPUTARISED انفارمیشن دنیا کی ہر کتاب کے متعلق آجکل لائبریریوں میں موجود ہے۔ اور لائبریرین اگر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ پچھلے سال میں اسلام کے متعلق کسی زبان میں کتنی کتابیں لکھی گئی تھیں تو وہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ تو ایسے دوست جو اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں وہ ایسی کتابیں معلوم کر کے اُن کی لسٹیں مہیا کریں۔ اور جب یہ کام ہو جائے تو پھر نسبتاً زیادہ علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کی ایک ٹیم ہو جو اپنا وقت پیش کرے۔ مختلف ممالک میں ایسی کتابیں ان کے سپرد کی جائیں اور انہیں کہا جائے کہ آپ ان کا مطالعہ کر کے اُن اعتراضات کی نشاندہی کریں اور وہ مرکز کو مہیا کریں کہ فلاں فلاں کتاب میں اس قسم کے اعتراضات ہیں۔ یہاں علماء کا ایک سیل (CELL) ہو جو جوابات تیار کرے۔ پھر

پاکستان کے احمدیوں

میں سے بھی واقفین اس رنگ میں طلب کئے جائیں کہ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کریں گے۔ یہاں مرکز میں آکر باقاعدہ حاضری دینے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ اپنے ہاں رہتے ہوئے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے وقت پیش کریں گے کہ فلاں کتاب یا جو بھی مقرر کی جائے۔ اس کا جواب لکھنے کے لئے جس تحقیق کی ضرورت ہے مَیں وہ تحقیق کرنے کے لئے تیار ہوں۔ کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد وغیرہ بڑے شہروں میں لائبریریاں موجود ہیں۔ اور تحقیق کے بڑے مواقع مہیا ہیں۔ تو ایسے دوست اپنی شامیں وقف کریں۔ راتوں کو بے شک گیارہ بارہ بجے گھر لوٹیں لیکن یہ خدمت کا کام ہے جو ان کو کرنا چاہیئے۔ ورنہ علماء سلسلہ کے پاس تو اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو PURSUE کر سکیں۔ پھر چھَن کر جو معلومات آئیں اُن سے یہاں ہم اپنی ہدایات کے مطابق کتابیں لکھوائیں، یا یہ معلومات وغیرہ باہر کے احمدی سکالرز کو بھیجیں کہ تم اس اس طرح کتابیں لکھو۔
جب اس بارے میں تحقیق کی گئی تو جو ابتدائی معلومات انگلستان سے ملی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ وہاں

اِس قسم کی کتابیں

اتنی زیادہ ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ہم ان کے تقاضے کس طرح پورے کر سکیں گے۔ اور یہ صرف ایک زبان ہے۔ ایسی کتابیں فرینچ میں لکھی جا رہی ہیں۔ جرمن میں بھی لکھی جا رہی ہیں، ڈچ زبان میں بھی لکھی جا رہی ہیں۔ اور بہت سی دوسری زبانوں میں لکھی جا رہی ہیں۔ اور ایک ایک کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو جاتی ہے۔
اس کے بعد یہ مسئلہ آتا ہے کہ اس کو کس طرح PURSUE کرنا ہے یعنی اس جواب کو کس طرح

دنیا میں پہنچانا ہے۔ مَیں نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے پاس صد سالہ منصوبے کی جس قدر رقم ہے اگر اس میں سے ہم ایک آنہ بھی کسی اور جگہ خرچ نہ کریں تو صرف انگریزی زبان میں جواب پورے کرنے کے لئے ہمیں اس سے زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔
اس کا کیا حل ہے؟ کچھ حل تو ہم نے سوچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کچھ اور بھی سمجھائے گا انشاء اللہ۔ کم سے کم روپے میں ہم اس کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس کے کئی ذرائع ہیں جو اختیار کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے۔ ان کو اس رنگ میں چیلنج دیا جائے کہ وہ DEBATE یعنی مباحثہ کروانے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر ہم ذہنی طور پر اور علمی طور پر پوری طرح تیار ہوں تو اللہ تعالیٰ بعد میں ان چیزوں کو فرما دیتا ہے۔ ابھی تین دن ہوئے میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ سپین کی ایک رپورٹ سے معلوم ہُوا کہ خدا تعالیٰ خود ہی ایسے انتظام فرما رہا ہے کہ ہماری کم مائیگی کے بدلے

ان لوگوں کی دولتیں ہمارے کام

آنے لگی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسلام کے حق میں ان کے وسائل استعمال کرنے کے مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ چنانچہ میر صاحب کو سپین کے ریڈیو نے دعوت دی کہ آپ ایک عیسائی پادری کے ساتھ مذاکرہ کریں۔ اور یہ مذاکرہ ہم اپنے پروگرام میں نشر کریں گے۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹے تک میر صاحب کو وہاں تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ میر صاحب اُردو میں بول رہے تھے اور ہمارے مبلغ عبدالستار خان صاحب مترجم تھے۔ نتیجۃً میر صاحب بڑی اچھی طرح تیار تھے۔ ویسے بھی اُن کا عیسائیت کے بارہ میں علم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا گہرا ہے۔ یہاں جامعہ احمدیہ میں عیسائیت کے پروفیسر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے چند سوال ایسے کئے جن سے پادری صاحب اتنا گھبرا گئے کہ انہوں نے پھر اپنا وقت استعمال ہی نہیں کیا۔ اور اس وقت کا اکثر حصّہ میر صاحب کو سارے سپین کو تبلیغ کرنے کے لئے مل گیا۔
پس اگر ایک طرف نظر ڈالیں تو بے بسی اور کم مائیگی کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا اور تقاضے اتنے زیادہ ہیں کہ انسان اکسائیٹڈ (EXCITED) مضطرب ہو جاتا ہے۔ اور ہیجان پکڑ جاتا ہے کہ مَیں کیا کروں اور کس طرح ان کو پورا کروں۔ دوسری طرف اس بے بسی کے نتیجہ میں دل سے دعا نکلتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود ذرائع مہیا فرما دیتا ہے۔ اب اندازہ کریں کہ سارے سپین کے لئے خدا تعالیٰ نے کتنی جلدی تبلیغ کا انتظام کر دیا۔ مجھے کامل یقین ہے اور ہر احمدی کو بھی یہ یقین ہے کہ اگر ہم دیانتداری کے ساتھ جو کچھ ہمارا ہے وہ پیش کر دیں گے تو

جو کچھ خُدا کا ہے

وہ اس میں مل جائے گا۔ پھر ہمیں کوئی بھی کمی نہیں رہے گی۔ کیونکہ سب کچھ خدا کا ہے۔ اُس نے اپنے ساتھ اتنا پیارا سودا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اپنا قطرہ میرے سمندر میں ڈال دو میرا سمندر بھی تمہارا ہو جائے گا۔ اور تمہارا قطرہ میرا ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام
"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" (تذکرہ صفحہ ۴۷۱ طبع سوم)
میں بھی یہی فلسفہ بیان ہُوا ہے۔ کتنا آسان سودا ہے۔ فرماتا ہے، مَیں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ مَیں نے تمہیں دیا ہے اس کو واپس میری راہ میں خرچ کر دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کچھ میرا ہے وہ سارے کا سارا تمہارا ہو جائے گا۔ اس لئے اگر ہم خُدا کا سب کچھ لینا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اپنا سب کچھ اس کی خاطر جھونکنا پڑے گا۔ جو کچھ ہمارے پاس مہیا ہے اگر وہ ہم اس کی راہ میں خرچ کر دیں تو ساری دُنیا کے تقاضے پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اگر آپ صرف اس ایک شعبے کے متعلق سوچیں جس کا تعلق مستشرقین کی کتابوں کے تعاقب اور پھر اس کے نتیجہ میں لٹریچر تیار کرنے سے ہے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنے بڑے کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ اس شعبے کو مرکزی طور پر جگہ کی ضرورت ہے۔ وہ ہمارے پاس ہے یا نہیں۔ اس کے لئے کتنے نگران چاہئیں۔

عام تحریکات کی جانیں

تاکہ ایسے آدمی مہیا ہو سکیں۔ میرے علم کے مطابق باہر کی دنیا کو ابھی اس تحریک کا پوری طرح علم نہیں ہے۔ انگلستان سے جو RESPONSE ہوئی وہ خدا کے فضل سے بڑی خوشکن تھی کیونکہ وہیں اس کے متعلق خطبہ دیا گیا تھا۔ مگر باقی دُنیا سے ابھی کوئی RESPONSE

نہیں ہو رہی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا وہ خطبہ شائع نہیں ہُوا یا تحریک جدید کے پاس اتنے کام پڑے ہوئے ہیں کہ اس حصے کی طرف ابھی توجہ نہیں ہو سکی۔ جب آپ یہ تحریک دنیا کے مشنوں تک بھجیں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اس کے مطابق جواب بھی آنے شروع ہو جائیں گے۔

مبلّغین کی کمی

کو پُورا کرنے کے لئے بھی ہمیں لازماً اسی قسم کی سکیمیں چلانی پڑیں گی۔ چنانچہ سپین کے لئے واقفین عارضی کی جو تحریک کی گئی تھی اس سلسلہ میں لنڈن سے اطلاع ملی ہے کہ خدا کے فضل سے صرف مجلس انصار اللہ لنڈن نے سترہ واقفین پیش کئے ہیں۔ جن میں سے دو اس وقت تک سپین کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہیں مگر ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ نہ وہاں کی زبان آتی ہے اور نہ ہی اُن کے پاس اس زبان میں لٹریچر ہے۔ جب تک زبان سیکھیں گے اس وقت تک کہیں گے کیا۔ اور کریں گے کیا؟ اس کے لئے ہم نے ٹیپس کی جو سکیم شروع کی تھی۔ اس پر بھی بے شمار کام ہونے والا ہے۔ اس کے لئے ایک بڑا وسیع شعبہ چاہیئے۔ وہ سکیم یہ ہے کہ دُنیا کی ہر اہم زبان میں احمدیت کا تعارف اس زبان کے مختلف ریجنز (REGIONS) یعنی علاقوں کے تقاضوں کے مطابق ٹیپس کی صُورت میں تیار کر دیا جائے۔ یہ کام ابتدائی تیاری کے لحاظ سے تو بڑا مشکل ہے۔ لیکن اخراجات کے لحاظ سے اتنا آسان اور سستا ہے کہ آپ چند لاکھ روپے میں دُنیا کے ہر مشن کو وہاں کی زبان میں سیٹ کے طور پر ٹیپس مہیا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چھ چھ۔ آٹھ آٹھ ٹیپس کا سیٹ ہر مشن کو مہیا کر دیں تو میں نے اندازہ کیا ہے کہ اس پر صرف چند لاکھ روپے خرچ آئے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی مشن میں آئے تو اس کو یہ ٹیپس سنائی جا سکتی ہیں۔ لٹریچر پر تو بہت زیادہ وقت لگے گا۔ اور اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ ٹیپس تو ایک عارضی کام کرتی ہیں۔ لیکن بہرحال جب تک لٹریچر شائع نہ ہو، ہم کس طرح صبر سے بیٹھ سکتے ہیں؟ اگر تحریک جدید ٹیپس کی تیاری کی طرف توجہ کرے تو ان کے پاس نہ تو تیار کرنے والے آدمی ہیں اور نہ ہی اس وقت سامان مہیا ہیں۔ DUPLICATING مشین تک بھی نہیں ہے۔ پھر ویڈیو ریکارڈر سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جو نوجوان احمدی ہوں گے ان کے تربیتی تقاضوں کو پُورا کرنے کے لئے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ تربیت کے لئے ان کو کیا مواد مہیا کرنا ہے؟ کس طرح نماز سکھانی ہے؟ کس طرح اُن کی بدعادات ان سے ترک کروانی ہیں؟ تو تحریک جدید کو اس قسم کا لٹریچر بھی شائع کرنا ہوگا۔

یہ ساری باتیں جن کا میں نے مختصراً ذکر کیا ہے، وہ ہیں جو سفر یورپ کے دوران مختلف مجالس شوریٰ میں زیر بحث آ چکی ہیں۔ لیکن ساری باتیں جو وہاں زیر بحث آئیں یہاں بیان نہیں ہوئیں، نہ ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ تو کئی دنوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ چند ایک کو بیان کر دیا گیا ہے۔

ضرورتوں کے نہایت باریک پہلو

سامنے آئے ہیں۔ احمدی کو اللہ تعالیٰ نے ایسا روشن ذہن عطا فرمایا ہے کہ جب وہ دیانتداری کے ساتھ غور کرنا شروع کر دیتا ہے اور ہیجان پکڑتا ہے تو بڑے بڑے پیارے پوائنٹ اور نکتے اس کے ذہن میں بھی آتے ہیں۔ ہر ملک سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی عُمدہ اور اعلیٰ تجاویز سامنے آئی ہیں۔ ان سب کو عملی شکل میں ڈھالنا بہت بڑا کام ہے۔ ان کو منضبط کر کے دُنیا کے ہر مشن کی ذمہ داری کو معیّن کرنے کا کام بھی ابھی تک نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے بھی بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کے جن کارکنان کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے وہ خدا کے فضل سے کر رہے ہیں۔ ہمارا تو بالکل وہی حال ہے کہ

اِکو میری لیلڑی نے کِنوں کِنوں دُوال

یہ بچپن کی ایک پنجابی کھیل تھی جو ہم کھیلا کرتے تھے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دین کے کام اتنے پھیل گئے ہیں اور تقاضے اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ ہم سارے مل کر ایک 'لیلڑی' سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ کہاں کہاں جائے اور کس کس کام میں صرف ہو؟ انسان جب یہ سوچتا ہے تو پھر وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خدا کے حضور جھکنے کے سوا چارہ ہی کوئی نہیں۔ پوری بے بسی کا عالم نظر آتا ہے۔

مَیں یہ باتیں اس موقع پر اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ تحریک جدید کے جتنے بھی واقفین ہیں اُن کو اپنے طور پر بھی سوچنا چاہیئے کہ اگر ان میں کوئی سستی ہے تو اس کو ختم کر دیں۔ اب ان کو اپنے دن رات پیش کرنے پڑیں گے۔ یہ بھول جائیں کہ دفتر کا وقت کب ختم ہونا ہے اور کب شروع ہوتا ہے؟ دُنیا میں

جن لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے

ہیں اُن کے وقت تو اَور طرح شروع ہُوا کرتے تھے، اور اَور طرح ختم ہُوا کرتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دین میں ہم اتنے تقاضے بھی پُورے نہ کریں جتنے دُنیا والے پُورے کر چکے ہیں۔ نیوٹن کا وقت اس طرح شروع ہوتا تھا کہ سُورج نکلنے سے پہلے وہ اپنے کام پر ہوتا تھا اور رات کے بارہ بجے کی گھنٹی وہ اپنے کام پر سُنا کرتا تھا۔ ایسا کیوں ہُوا؟ اس لئے کہ کام کی لذّت انسان کو پکڑتی ہے اور سب سے زیادہ لذّت دین کے کام میں ہے۔ کام نہیں کریں گے تو لذّت نہیں پکڑے گی۔ لیکن اگر آپ رُوح اور جذبہ کے ساتھ کام کریں گے اور سمجھ لیں گے کہ آج کے بعد مَیں اور میرا خُدا ہیں تیسرا کوئی بیچ میں نہیں۔ نہ ہمارا وکیل، نہ وکیل اعلیٰ، نہ صدر، نہ خلیفہ۔ مَیں جانوں اور میرا خُدا جانے۔ مَیں نے اُس کو حساب دینا ہے۔ جو کچھ میرا ہے وہ مَیں نے اُس کے حضور پیش کر دینا ہے۔ چاہے RECOGNISE ہو یا نہ ہو۔ چاہے کسی کو نظر آئے یا نہ آئے کہ کس طرح مَیں کام کرتا ہُوں۔ کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو۔ لیکن مَیں نے اپنا سب کچھ اپنے رب کو دینا ہے۔ اگر موجودہ سارے واقفین اس نیت کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیں اور اس نیت کو لے کر نئے واقفین آنے شروع ہو جائیں تو کچھ نہ کچھ تسکین کے سامان بھی ساتھ ساتھ شروع ہو جائیں گے۔ اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے اور فضل فرماتا چلا جائے گا۔ جتنا زیادہ آپ اس کی راہ میں ڈالیں گے اتنا زیادہ خدا کا فضل کئی گُنا زیادہ ہو کر آپ کے اوپر ظاہر ہوگا۔ یہ جماعت احمدیہ کا تجربہ ہے۔ اس کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

مُلکوں کے لحاظ سے جائزہ لیا جائے اور صرف فار ایسٹ (FAR EAST) یعنی مشرق بعید ہی کو دیکھیں، وہاں کا اکثر حصہ احمدیت سے خالی پڑا ہے۔ وہاں کچھ بھی نہیں۔ صرف ایک انڈونیشیا کے تقاضے ہی ہم پُورے نہیں کر سکتے۔ جب ہم نے اس پہلو سے غور کیا تو اس وقت مجالس شوریٰ میں بھی بے شمار چیزیں سامنے آئیں۔ وہ ساری ٹیپس میں موجود ہیں۔ اس وقت تحریک جدید دن رات کام کر رہی ہے کہ ان ہدایات کو الگ الگ کر کے مختلف مشنوں تک پہنچائے۔ مَیں نے تو صرف چند باتیں پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن تمام تقاضوں کو پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری بات یہی ہے کہ دُعائیں کریں۔ کیونکہ دُعا کے بغیر ہم سے کچھ بھی نہیں ہونا۔ اتنے کام پڑے ہوئے ہیں کہ سوائے اللہ کے فضل کے اور سوائے اس کے کہ خدا ہم پر رحم کرے ہم سے یہ تقاضے پُورے نہیں ہو سکتے۔

خطاب کے بعد حضور نے احباب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا اور پھر اجتماعی دُعا کرائی۔

درخواستِ دُعا

مکرم سید ہمام الدین صاحب کٹک مقیم جمشید پور لکھتے ہیں کہ اُن کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم سید نجم الزمان صاحب کی ایک آنکھ کی روشنی بالکل ختم ہو چکی ہے اور رفتہ رفتہ دُوسری آنکھ کی بینائی بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ موصوف بغرض علاج علی گڑھ تشریف لے گئے ہیں۔ مکرم نجم الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد کی دُعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بینائی بحال ہونے کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں ۔۔۔!!

الرؤف جیولرز

۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۹-۶۱۷

انگریزی سے ترجمہ

ماضی کے سہارے

محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب سابق سفیر حکومت ہند حال مقیم امریکہ کا ایک دلچسپ اور معلوماتی مضمون بعنوان "WITH THE PAST" کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ "INDIAN TIMES" مجریہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری، مکرم عبد الماجد صاحب قریشی مکرم میر عبد الرشید صاحب اور مکرم ڈاکٹر انجم صاحب کے مخلصانہ تعاون سے ہدیۂ قارئین ہے۔

خاکسار — ڈاکٹر وسیم احمد فریدی — علی گڑھ

شان و شوکت کے ساتھ شروع ہونے والی پندرھویں صدی ہجری کے ابتدائی دو سال ۱۸ اکتوبر کو ختم ہو چکے ہیں یہی وہ وقت ہے کہ ہم ماضی کی طرف نظر ڈالیں یہ ایک دورِ ابتلاء تھا جس کی ہر مصیبت پہلے سے زیادہ خوفناک اور تباہ کن تھی۔ چودھویں صدی کے اختتام پر نئے سال کا آغاز ہی مکہ کی عظیم مسجد پر حملے سے ہوا۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ مسلح اور فوجی تربیت یافتہ مسلمان باغیوں کو صدر قذافی کی مالی سرپرستی حاصل تھی۔ جن میں سے تین سو سے زائد افراد طویل جھڑپوں میں مارے گئے اور اس گروہ کے قائد محمد القرشی اور اس کے ۱۷۰ ساتھیوں کو قید کرنے کے بعد بالآخر موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ سعودی عربیہ کو وقتی سکون نصیب ہوا تھا لیکن اسی دوران تین مسلم ممالک کے سربراہ صدر ترا کی، صدر سادات اور صدر ضیاء الرحمٰن وغیرہ اپنے سیاسی مخالفین کے ہاتھوں ختم ہوئے۔ افغانستان بھی اپنے اسلامی کردار کو برقرار رکھنے کی خاطر زندگی اور موت کی کشمکش سے دو چار ہوا۔ فروری ۱۹۸۲ء میں شامی حکومت کے ہاتھوں ہونے والا قتل عام مغربی بیروت میں فلسطینیوں کے انخلاء کے بعد ہونے والے قتل عام سے کم سفاکانہ نہ تھا جس میں کم و بیش پانچ ہزار افراد جو مسلم برادر ہوڈ سے وابستہ خیال کئے جاتے تھے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور ان کے گھروں کو پیوند خاک کر دیا گیا۔ اسی طرح صدر حافظ الاسد نے اپنے ۱۰۱ لڑاکا طیاروں کا اسرائیلی فضائیہ کے ہاتھوں تباہ کئے جانے کا غصہ حماۃ کے مسلمانوں کے قتل عام سے اتارا۔ دوسری طرف گزشتہ چودھویں صدی ہجری بھی مسلسل تباہی و تنزّل کی کہانی ہے۔ سلطنت مغلیہ پہلے ہی دم توڑ چکی تھی۔ اور ترکی کی حکومت کو بھی شکست دینے کے بعد برطانوی اور فرانسیسی فاتحین کے ذریعہ تقسیم کیا جا چکا تھا — پھر کس بات کا مسلمانوں نے نئی صدی ہجری کے آغاز پر جشن منایا؟

حیرت انگیز بحالی

دورِ حاضر کے تمام المیہ حادثات میں ایران و عراق جنگ اتنی اہمیت کی حامل ہے کہ اس کو صرف سیاسی مبصرین اور فوجی تجزیہ نگاروں کے دائرۂ عمل تک محدود نہیں کیا جا سکتا اس کے سیاسی اور فوجی پہلو اس تنازعہ کی مذہبی اہمیت کو ماند کر رہے ہیں۔ اس سال جولائی میں ایرانی ہائی کمان نے اپنا خفیہ پیغام نشر کیا۔ "یا صاحب الزمان! یا صاحب الزمان! (اے غیر حاضر امام اے غیر حاضر امام) (اے امام زمانہ۔ اے امام زمانہ) جو کہ ایک لاکھ سپاہیوں اور فوجیوں کے لئے تیل پیدا کرنے والے اہم عراقی مرکز بصرہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم تھا۔ ۲۴ گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں ہی دونوں مخالف افواج اس بری طرح برسرِ پیکار ہوئیں کہ دوسری عالمی جنگ کے بعد یہ عظیم بڑی لڑائیوں میں سے ایک شمار کی جانے لگی۔ زرِ مبادلہ کی شدید قلت جنگی اخراجات کا بڑھتا ہوا بوجھ (ایک بلین ڈالر) اور سب سے بڑھ کر عظیم جانی نقصان (۲۵ ہزار اموات اور ۵۰ ہزار زخمی) کے باوجود ایران کی قومی بحالی ایک حیرت انگیز امر ہے۔

اسلامی محافظ اور رضا کاروں نے جرأت مندانہ اور مدافعانہ حملوں سے نہ صرف یہ کہ کھوئے ہوئے علاقے دوبارہ قبضہ میں لئے بلکہ انہوں نے دو بڑے جوابی اور جارحانہ حملے بھی نہایت کامیابی سے کئے۔ جب ستمبر ۸۲ء میں عراقی حملہ آور ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایران تباہی کے کنارے پر کھڑا ہے۔ لیکن آج ایران دنیائے عرب کے لئے خطرہ کا نشان ہے۔ عراق اور بحرین میں شیعہ اکثریت میں ہیں علاوہ ازیں ان کی ایک خاطر خواہ تعداد کویت "متحدہ عرب امارات" اور سعودی عرب کے تیل کے ذخائر سے مالا مال مشرقی صوبہ میں بھی پائی جاتی ہے۔

اس اندرونی انتشار اور بیرونی حملوں کے باوجود جس چیز نے ایران کی سالمیت برقرار رکھی وہ ہے۔ انتظارِ مسیح یعنی یہ امید کہ دنیا میں میعادِ مقررہ کے خاتمہ سے قبل امام مہدی بہ لقب صاحب الزمان ظاہر ہوں گے اور دنیا میں حق و عدل قائم کریں گے اور جنگ و جدل اور ظلم و ناانصافی سے مجروح اس دنیا کو امن سے بھر دیں گے۔ جو شخص روحانیت کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتا ہے وہ امام مہدی کے ظہور ہونے تک باطنی طور پر امام مہدی سے مربوط ہے ایک شیعہ دانشور حسن ناصر نے جامع الفاظ میں یوں کہا۔

"جس طرح احکامِ الٰہی کے لانے کے عمل کو نبوت کہتے ہیں اسی طرح شریعتِ الٰہیہ کے مخزنِ وحی سے تعلق کو قائم رکھنا اور اس کے باطنی حقیقی کی لوگوں کے سامنے تشریح کرنا اہلِ تشیع کے نقطہ نظر سے ولایت کہلاتا ہے۔"

امام خمینی اب ولایت الفقیہی اپنی اعلیٰ ترین مذہبی ذمہ داری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور امید مسیح بصورت ظہور صاحب الزمان یا ظہور امام مہدی کا صرف شیعہ فرقہ سے ہی مخصوص نہیں بلکہ یہ روایت یہود و نصاریٰ اور اسلامی عقائد کی روایت مشترک ہے یہ ایک ظہورِ مسیح کی امید محکم تھی کہ جس نے یہودیوں کو ان کے جلاوطنی اور بے سروسامانی کے عالم میں بھی سہارا دیا۔ قرونِ اولیٰ کے عیسائیوں نے آمدِ ثانی کی امید میں ہی رومیوں کے ظلم و ستم کو کمال حوصلہ و جرأت مندی سے برداشت کیا۔ اہلِ سنت کا ذخیرہ بھی اسی طرح کی پیشگوئیوں سے بھرا ہوا ہے۔ تیرھویں صدی کے آخر میں مسلم دانشور اور علماء نہایت بے صبری سے مسیح کے انتظار میں دن کاٹ رہے تھے۔ اسی کشمکش اور انتظار کی گھڑی میں پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں مرزا غلام احمد (۱۹۰۸ء–۱۸۳۶ء) نے منتظر مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا انہوں نے واضح کیا کہ "جہاد کی صحیح صورت قرآن کے ذریعہ جہاد ہے نہ کہ جہاد بالسیف (۲۵۔۵۲) مذہبی تفریق لوگوں کی عزت و مال کے خلاف تشدد کو جائز قرار نہیں دیتی (القرآن ۶۰۸؛ ۲۰۱۹، ۲۰۹۰)۔ اگر آج اسلام اور قرآن اپنے عظیم الشان حسن و خوبصورتی کے باوجود لوگوں کو اپنی طرف مائل نہیں کرتا تو پھر ہمارے پاس اسلام کی صداقت کا کیا ثبوت ہے"۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ تنہا تھے اور تمام علماء نے ان کی شدید مخالفت کی۔ آج ان کے ماننے والے جنہیں احمدی کہا جاتا ہے ۱۰ ملین سے بھی تجاوز کر چکے ہیں ایک صدی سے بھی کم عرصہ میں احمدیوں نے تعلیم اور خدمتِ خلق کے میدان میں امتیازی مقام حاصل کر لیا ہے۔ سب سے پہلا انگریزی ترجمہ عربی متن کے ساتھ انہوں نے ہی شائع کیا اور اب تک وہ عملاً تقریباً تمام مغربی یورپی زبانوں بشمول (ESPERANTO) قرآن کے ترجمے کر چکے ہیں ان کی مساجد، سکول اور شفاخانے تمام دنیا یورپ امریکہ اور افریقہ میں اسلام کی عالمی وسعت اور امن و آشتی کی تصویر پیش کرتے ہیں برخلاف مذہب بزور شمشیر کے۔

سپین کے مسلمانوں نے یورپ میں بجا طور پر ثقافتی سحر اور قابل تحسین ادا کیا ہے اور سائنسی طریق اپنا کر صنعت و حرفت کو فروغ دیا۔ مخصوص فن تعمیر کی تخلیق کی۔ قرطبہ کی طرزِ تعمیر اس سلسلے کی ایک اہم کڑی اور اہم نمونہ مینارہ، ریزالدین القصر جیسی عمارتیں تعمیر ہوئیں غیر آباد قرطبہ کی مسجد سے متاثر ہو کے اقبال نے ایک المیہ نظم بعنوان "مسجد قرطبہ" مسلمانوں کو ۷۰۰ برس کی زیرِ عظمت حکومت کے بعد اسپین سے جلاوطنی کو یاد دلایا۔ یہ نظم جس نے برِصغیر کے شاعروں کو جھنجھوڑ دیا اکثر حسین ترین نظموں میں سے ایک تھی بالخصوص مندرجہ ذیل مصرعہ ہے

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا و کارساز

روحانی بحالی

جب سے اقبال نے یہ نظم تحریر کی تیل کی دولت سے مستفید ہوئے اور ہسپانیہ کے علاقے گرینیڈا اور جنوبی فرانس میں عالیشان محلات خریدے نو مولود مسلم حکومتیں معرضِ وجود میں آئیں لیکن کسی اسلامی حکومت کو یہ توفیق نہیں ملی کہ کیتھولک اسپین میں اپنی دولت یا اپنے سیاسی اثر و رسوخ بروئے کار لا کر ایک مسجد ہی تعمیر کرتے۔ اسپین کی مسجد کی تعمیر کے ابتدائی مرحلہ مسلم اخراج کے بعد ۱۹۴۵ء کے اواخر میں ہندوستان سے آنے والے ایک احمدی مبلغ کے ذریعہ انجام پانا مقدر تھا۔ بوجہ تقسیم ملک مبلغ کرم الٰہی ظفر مرکز سے مالی امداد سے محروم ہو گئے تو پندرہ سال انہوں نے سائیکل سے گھر گھر جا کر عطر فروخت اور اسلام کی تبلیغ کی مثال قائم کی۔ ۱۰ ستمبر کو جب مسجد بشارت کا افتتاح ہوا تو اپنے موعود امام حضرت مرزا غلام احمد کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کا ساتھ دینے کے لئے تمام دنیا کے احمدی جمع ہوئے جس میں نوبل انعام یافتہ واحد مسلم ماہر طبیعیات عبد السلام سابق صدر اقوام متحدہ ظفر اللہ خان بھی موجود تھے [illegible]

تعمیل کیا گیا تھا گہرا پڑا اور دائمی اثر ہے کہ
جو دسویں صدی کے عیسائی بادشاہ جس نے انقرہ
کی مرمت کروائی اس کام کی یادگار میں عربی
میں یہ عبارت کندہ کروایا

"ہمارے آقا سلطان ڈان پیڈرو
کی عظمت بلند ہو"

الغرض احمدیوں نے پیڈرو آباد (قرطبہ) میں
اپنے آقا اللہ کی عظمت کی خاطر ایک قطعہ ارض
خریدا۔ ۷۰۰ سال کے طویل اور صبر آزما عرصہ کے
بعد ایک بار پھر ارضِ قرطبہ کی فضا اذان میں
دن میں پانچ مرتبہ اذان گونج کر اپنے رب
کبریائی کا اعلان کرنے لگی۔

ناقابلِ حل

سب سے زیادہ انتہائی ملامت پرست علماء
اسلامی سیاسی (قانون) کو توڑ مروڑ کر کوڑوں
اور سزائے موت کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح
کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ صورتِ حال کے لئے
ان کے پاس کوئی حل نہیں اور نہ ہی مستقبل
کے لئے کوئی لائحہ عمل فی زمانہ اہلِ سنت میں
[illegible] بیان انقلابی امام خمینی جیسی کوئی شخصیت
پیدا نہیں کی جس نے تمام دنیا کے شیعہ فرقوں
[illegible] صاحب الزمان کے نعرہ سے جوشِ عمل پیدا
کر دیا۔ لیبیا کے سیکرٹری برائے اطلاعات
[illegible] الرحمٰن شلغام نے نیو یارک ٹائمز کے نمائندہ
[illegible] کول ویل (ALAN, COL WELL) کو اپنے
[illegible] نمبر ۲ ۸ کے انٹرویو میں تمام حالات کو
[illegible] الفاظ اجمالاً بیان کیا۔

"ہم یہاں بیٹھے ٹیلی ویژن دیکھتے
ہیں ٹیلیفون استعمال کرتے ہیں اور
سوچتے ہیں کہ ہم بیسویں صدی کا
[illegible] حصہ ہیں۔ پھر ہمیں لہراتے ہوئے
سیّد [illegible] برہمی سے اظہارِ خیال فرمایا
لیکن ہم اتنا بھی نہیں جانتے کہ
اسے کیسے بنایا جاتا ہے — آپ سوچا
[illegible] کر دیکھیں گے کہ ایک شخص
[illegible] صدی کے دماغ کے ساتھ
[illegible] صدی کی کار چلا رہا ہوگا اور
[illegible]
[illegible] ہیں کہ ہم ترقی یافتہ ہیں
چونکہ ہم [illegible] کے آلات استعمال
کرتے ہیں لیکن یہ ایک بھول ہے
ہم نئی تہذیب کی تخلیق نہیں کر رہے
ہیں۔

ایک اگر سے روحانی اخلاقی [illegible]
[illegible] کو مات دے کر
[illegible] حالت
کی [illegible] انقلابی
[illegible] کی آج سے پہلے کبھی [illegible]
[illegible] جو ان کی [illegible] کر سکے
[illegible] کے [illegible] ۱۱ — ۵۸ [illegible]

کتابوں کی عظیم الشان نمائش میں
جماعتِ احمدیہ کلکتہ کا کامیاب تبلیغی سٹال

(رپورٹ مرتبہ:۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ (مغربی بنگال))

کلکتہ پبلشرز اینڈ بک سیلرز گلڈ آٹھ سال
سے لگاتار "کلکتہ بک فیئر" کے نام سے کتابوں
کی نمائش کا انتظام کرتی ہے جو مذکورہ گلڈ
کی کوشش و جد و جہد اور بنگال کے عوام
کی کتب بینی کے شوق و ذوق کے نتیجہ میں
بتدریج ترقی کی طرف گامزن ہے اور فی الحقیقت
کتابوں کی یہ نمائش ہندوستان بھر میں بے
مثل نمائش ہوتی ہے جس میں ہر زبان اور علوم
و فنون۔ مذاہب اور مضامین سے متعلق کتب
بآسانی دستیاب ہو جاتی ہیں اس سال مورخہ
۴ فروری تا ۲۰ فروری سترہ یوم کے لئے یہ نمائش
منعقد ہوئی۔ چار صد سے زائد اسٹالوں میں
ایک صد پچیس کے قریب مذہبی سٹال لگے جس میں
احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نمائندگی کرتے
ہوئے جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے تبلیغی سٹال کی
چند امتیازی خصوصیات اور جھلکیاں ہدیہ
قارئین ہیں۔

(۱) گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی دو سو
سکوائر فٹ رقبہ اسٹال کے لئے الاٹ کرایا
گیا تھا۔ نمائش کے درمیانی گیٹ کے بالمقابل
ہر آنے جانے والے کی نظر ہمارے اسٹال پر
پڑتی جس کی وجہ سے اس قدر اژدہام ہو جاتا
کہ لوگوں کا بعض اوقات اسٹال میں داخل
ہونا مشکل ہو جاتا۔

(۲) اسٹال کو دیدہ زیب اور پُر کشش
بنانے کے لئے گیٹ پر جلی حروف میں اردو
انگریزی اور بنگلہ زبانوں میں کپڑوں کے [illegible]
بطرزِ خاص قرینہ سے آویزاں کئے گئے تھے
سب سے اوپر اسٹال کا نام "احمدیہ مسلم
لٹریچر سٹال" اور کلکتہ مشن ہاؤس کا ایڈریس
اس کے نیچے دائیں جانب سیدنا حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد:

"ہمارے مذہب کے دو ہی اصول ہیں
اول خدا کے ساتھ سچا تعلق رکھنا
دوسرے اس کے بندوں کے
ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش
آنا"

اور بائیں جانب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا
پُر اثر و پُر کشش یہ اعلان

"محبت سب کے لئے نفرت کسی
سے نہیں"

جس کو لوگ خاص طور پر بلند آواز سے پڑھتے
اور سرور حاصل کرتے اور گیٹ کے درمیان
میں قرآن مجید کا یہ اعلانِ حقیقت

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا
فِیْهَا نَذِیْرٌ — اور
وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

نیز نیچے گیٹ کے دائیں ستون پر قد آدم
منارۃ المسیح اور بائیں ستون پر سیدنا حضرت امام
مہدی علیہ السلام کے فوٹو کے ساتھ آپ کی وہ
عظیم الشان پیشگوئی جلی حروف میں لکھ کر
آویزاں کی گئی جو جماعت کی ترقی اور غلبہ کے
ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

(۳) اسٹال کے اندر بالکل سامنے والی
دیوار پر کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمّد
رسول اللّٰہ مع ترجمہ کالے کپڑے پر لکھ
کر لگایا گیا۔ علاوہ ازیں دو صد سے زائد مختلف
تبلیغی مناظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے دورہ یورپ
امریکہ و مغربی افریقہ کی دیدہ زیب تصاویر
بالخصوص سات صد سال بعد تعمیر ہونے
والی مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی
تصاویر نمایاں طور پر سجائی گئیں اسی طرح
بیرونی ممالک کے دیار التبلیغ مساجد۔
ہسپتال اور اسکولوں کے فوٹوز اور قرآن
عظیم کو دنیا کے کناروں تک وسیع اشاعت
[illegible] تصویری زبان میں پیش کیا گیا۔
اور [illegible] حضور علیہ السلام اور آپ کے خلفاء
[illegible] اور [illegible] اقتباسات لکھ کر
لگائے گئے جن کا مذکورہ بالا خصوصیات کے
[illegible] اسٹال خواص و عام کے لئے اس
[illegible] پُر کشش ثابت ہوا کہ بعض لوگ بار
بار ہمارے اسٹال میں آتے اور [illegible] دیکھتے
[illegible] جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھ کر
بے حد متاثر ہوتے۔ ہمارے خدام زائرین کو
[illegible] کا تعارف کراتے اور اس طرح
[illegible] سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا
اور بعض اوقات لوگوں کے ساتھ گفتگو اور تبادلہ
خیالات کا سلسلہ جاری رہتا۔

[illegible] بڑی بڑی الماری نما ریک (ز) میں
خاص زینت کے ساتھ کتابیں سجائی گئی
تھیں دو ریکوں میں تو صرف اردو اور انگریزی
کتابیں رکھی گئی تھیں اور باقی ریکوں میں
ہندی بنگلہ پنجابی۔ اڑیہ تامل۔ ملیالم۔ تلگو
گجراتی۔ مراٹھی اور جاپانی زبانوں میں کتابیں
سجائی گئی تھیں۔

(۵) دوسرے اسٹال والوں نے اپنے اسٹال
میں جہاں موسیقی اور گانوں کے ریکارڈ سنانے
کا انتظام کیا تھا۔ وہاں ہم نے اپنے اسٹال
میں ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے تلاوت قرآن
مجید نظمیں اور تقاریر سنانے کا اہتمام کیا
ہوا تھا نیز دو روز V.D.O کی مدد سے جلسہ
سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء کی تاریخی ڈاکومنٹری فلم
بھی دکھلائی گئی۔

(۶) — پچھلے سالوں کے بالمقابل اس سال
خدا کے فضل سے مسلم طبقہ کا کتابوں کی نمائش
دیکھنے کا شوق و جذبہ قابلِ صد تحسین تھا۔
یہ اس بات کی علامت ہے کہ مسلم طبقہ میں
بھی حصول علم کا جذبہ پھر سے ترقی کر رہا ہے
یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ نوجوان طبقہ
میں اسلام و احمدیت کے بارے میں معلومات
حاصل کرنے کا اشتیاق بہت زیادہ دیکھا
گیا اور سب سے خوشی کا باعث یہ امر ہے
کہ مسلم نوجوانوں میں احمدیت کے بارے میں
وہ تعصب نہیں پایا جاتا جس کے لئے ہمارے
علماء آج تک ڈھنڈورہ پیٹتے چلے آئے
ہیں کہ احمدیوں کی کتابیں نہ پڑھو ان سے مذہبی
بات چیت نہ کرو۔

خدا کے فضل سے ہمارے خدام۔ انصار
اور اطفال نے ان ایام میں غیر معمولی ایثار و
قربانی کا اظہار کیا اور کوئی موقع تبلیغ
کا ضائع نہیں [illegible]۔ بعض اوقات گھنٹوں
تبادلۂ خیالات کا سلسلہ جاری رہتا اور ایسے
احباب جو ہمارے سٹال سے کتب خریدتے
ان سے عموماً اور جن احباب کی طرف سے گہری
دلچسپی کا اظہار ہوتا ان سے خصوصاً رجسٹر
تک پر ایڈریس لئے جاتے رہے تاکہ ان سے
سال بھر رابطہ قائم رکھا جا سکے بعض نے تو
اپنی نیک خواہشات اور آراء کا بھی تحریری
اظہار کیا۔

۷ — ایک موٹے اندازے کے مطابق
تقریباً دو ہزار افراد روزانہ ہمارے اسٹال
میں آئے جبکہ سنیچر اور اتوار کو دگنی ہیں

---

۱۲ میں تو ایک ایرانی مجدد امام الغزالی
اور کرد سپاہی صلاح الدین نے اُمت
کو آزمائش کی گھڑی سے نجات دلائی
تھی۔ اب دیکھیں اس کام کا بیڑا
کون اُٹھائے گا ——؟"

پیڑا استقدر ہو جاتی کہ مجبوراً اپنے خدام کو باہر نکل جانا پڑتا۔ انگریزی اور ہنگلہ زبانوں میں چار اور چھ صفحات پر مشتمل تین الگ الگ مضامین کے فولڈرز دس ہزار کی تعداد میں خاص اس موقعہ کے لئے شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں قادیان سے منگوائے گئے فولڈرز "احمدیت کیا ہے"؟ "حضرت مسیح مشرق میں" ہماری تبلیغی مساعی و دیگر ٹریکٹ اور پمفلٹس بھی تین ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کئے گئے اور ہماری کتابوں کی قیمت کم ہونے کے باوجود تین ہزار روپے کی کتب فروخت ہوئیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تفسیر صغیر۔ قرآن مجید انگریزی اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمدیت کا پیغام۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ پیغام صلح بڑی کثرت سے فروخت ہوئیں۔ بعض کتابیں تو آخری دنوں میں مکمل طور پر اسٹاک میں ختم ہو چکی تھیں۔ مقامی اخبارات نے بھی ہمارے اسٹال کا بڑے اچھے اور خوبصورت رنگ میں ذکر کیا خصوصاً "آنند بازار پتر" کا اور "سٹیٹسمین" ہندی کے بھی ہمارے اسٹال کی تعریف کی۔

اسٹال کو کامیاب بنانے کے لئے جن خدام و انصار و اطفال نے بیش قیمتی وقت دیا اور مالی تعاون فرمایا وہ شکریہ کے مستحق ہیں جزاہم اللہ خیراً۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق بخشے آمین۔

قادیان میں جلسہ پیشوایان مذاہب : بقیہ صفحہ (۲)

گیانی صاحب کے بعد محترم جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ (پردھان ضلع کانگرس آئی) نے اپنے مختصر مگر جامع خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ اپنی ان عظیم مساعی پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ سب مقررین کو سننے سے یہی خلاصہ سامنے آتا ہے کہ ہر مذہب کے پیشوا نے سچائی اور رواداری کی تعلیم دی ہے ان سب اصولوں پر عمل کر کے سب پیشوایان کا احترام کرنا ہمارا فرض ہے جس سے آپس میں محبت کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے گا آخر میں آپ نے امیر جماعت احمدیہ قادیان اور تمام حاضرین و مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

معززین شہر کی ان مختصر تقاریر کے بعد ہندو دھرم کے نمائندہ جناب پرکاش دیو جی وید آف بٹالہ نے اپنے خطاب میں بتایا کہ ویدک دھرم دراصل انسانیت کا مذہب ہے۔ آدمی وہ ہے جو دردِ دل کو جانتا ہو تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے ملکوں اور زبانوں کا فرق ضرور ہے لیکن اس سے انسانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ہمیں وسعتِ قلبی اختیار کرنے کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں آپ نے حضرت رامچندر جی اور حضرت کرشن جی کا نمونہ پیش کیا کہ انہوں نے انسانیت سے محبت کرنا سکھایا ہے اور آج اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے پیار کریں۔

بعد ازاں جناب سُکھدیو پال گمبھیر صاحب جرنلسٹ بٹالہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کئی دفعہ قادیان آیا اور روحانی خوراک یہاں سے لے گیا۔ اور جہاں کہیں گیا وہاں جماعت احمدیہ کی عملی زندگی کی تعریف کی ہے۔ آج مذہب کا نام سبھی لیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں مذہبی اصول بالکل فراموش کر دیئے گئے ہیں ہمیں اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے مدارس کے تعلیمی نصاب میں بہت سی ایسی تعلیمات ہیں جو مذہبی منافرت پیدا کرنے والی ہیں ان میں تبدیلی کی ضرورت ہے ایسی چیزوں سے احتراز کیا جانا چاہیئے جو مذہبی اشتعال پیدا کرنے والی اور دلآزاری کا موجب ہوں۔ ہمیں اپنی پچھلی تاریخ سے سبق لینا چاہیئے اور اپنا کردار مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حالات کو سدھارنے کے لئے اس قسم کا جلسہ بڑا ضروری ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے "سیرت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام" کے عنوان پر کی آپ نے انگریزوں کی پالیسی DIVIDE AND RULE پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کے لئے بے مثال جدوجہد کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضور علیہ السلام نے مذہبی منافرت کو دور کرنے کے لئے سب اہل مذاہب کو تاکید فرمائی کہ مذہب کے بنیادی امور میں سب متحد ہو جائیں۔ سب مذاہب کی بنیاد خدا کی ذات اور اس کی توحید ہے اس کی عبادت اور اس سے تعلق مقصدِ حیات ہے۔ تمام بانیٔ مذاہب کا احترام قائم کیا جائے خواہ وہ ہندوستان میں ہوئے ہوں یا عرب میں یا ایران میں یا کسی اور ملک میں کسی کے مذہب پر حملہ نہ کیا جائے بلکہ اپنی خوبیاں پیش کی جائیں یہی وہ اصول ہیں جن سے صلح اور امن اور شانتی پیدا ہو سکتی ہے ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مذہب پر عمل کے نتیجہ میں ہی کیریکٹر پیدا ہوتا ہے اور یہی کامیابی کا وسیلہ ہے۔

صدارتی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ موجودہ دور میں جبکہ لوگوں کا ذوق گانوں اور ڈراموں کی مجلسوں میں شرکت کرنے کا ہو گیا ہے ہمارے اس مذہبی اور سنجیدہ جلسہ میں معززین شہر اور تعلیم یافتہ افراد کا کثرت سے شرکت کرنا اور نہایت غور و انہماک سے تقاریر کا سننا ہمارے لئے بڑا ہی اطمینان اور خوشی کا موجب ہے آج یہ جلسہ ہم نیا نہیں کر رہے بلکہ ۴۵ سال سے وقتاً فوقتاً ایسے اجلاس منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں آپ نے قومی یکجہتی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں فرمایا کہ ہم میں سے ہر شخص یہ سمجھے کہ میری ہی ذمہ داری ہے تبھی ہم پُرامن معاشرہ قائم کر سکتے ہیں آج انسانیت تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے ایسے نازک دور میں جبکہ ہمارے ملک اور خصوصاً پنجاب کے حالات میں ایک اضطراب پایا جاتا ہے محبت اور پیار کی فضا کو پیدا کرنے کے لئے پیشوایانِ مذاہب کے احترام کو قائم کرنا اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔ آپ نے فطرت کے اس قانون کی طرف توجہ دلائی کہ محبت ہی سے محبت پیدا

(باقی کالم نمبر ۲)

کی جا سکتی ہے۔ نفرت سے محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدمتِ خلق کے ذریعہ انسانوں کے دل جیتے جا سکتے ہیں اس سلسلہ میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام ضیف اور خدمتِ خلق کا بے مثال اُسوہ پیش کرتے ہوئے دُنیا کے موجودہ خلفشار اور بدامنی کے دور میں سامعین سے اپیل کی کہ وہ ایک دوسرے کی عزت کریں۔ مذہبی بزرگوں کی عزت کریں ہمیں آنحضرت صلعم نے یہ تعلیم بھی دی ہے کہ وہ شخص نجات نہیں پا سکتا جو اپنے پڑوسی کو تنگ کرتا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہیئے اسی طرح آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اچھی چیز جہاں سے بھی ملے اُسے اپناؤ کیونکہ یہ تمہارا ہی گمشدہ سرمایہ ہے۔ اسی اُصول کے تحت ہم ایک دوسرے کی خوبیاں دیکھیں گے تو آپس میں محبت پیدا ہوگی امن پیدا ہوگا۔ خوشگوار ماحول پیدا ہوگا اور یہ اُسی وقت ممکن ہے جب ہم اپنے پیشوایان مذاہب کا احترام کریں گے اُن کی تعلیمات کو اپنائیں گے کیونکہ جینے کا مزہ تو ایسے ہی خوشگوار ماحول اور معاشرہ میں ہے۔

صدارتی خطاب کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے تمام حاضرین جلسہ، مقررین صاحبان اور مدعو مہمانانِ کرام اور معززین شہر کا اس جلسہ میں شمولیت پر دلی شکریہ ادا کیا اس طرح ساڑھے تین گھنٹے بعد ٹھیک پونے دو بجے نہایت کامیابی و خیر و خوبی کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اہل شہر نے جماعت احمدیہ کی ان مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بہت سراہا اور ہر ایک کی زبان پر یہی آرزو تھی کہ ایسے جلسے بار بار ہونے چاہئیں۔ اور ہر مذہب کی طرف سے ہونے چاہئیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے خوشگوار و دیرپا نتائج برآمد فرمائے تاکہ انسان اپنے صحیح مقام انسانیت کو سمجھ کر بارگاہِ ربّ العزت میں سجدہ ریز ہو جائے۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

● مکرم سید بدر الدین احمد صاحب کٹکی سابق انسپکٹر وقفِ جدید گزشتہ چند روز سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اسی طرح مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور مکرم منهاج الہدیٰ صاحب بھی علیل ہیں ہر سہ احباب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

● محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر ربوہ مع اہل و عیال مورخہ ۱۳/۴/۸۳ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اللہ تعالےٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا ہر جہت سے بابرکت کرے اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

ولادتیں

● مکرم محمد عبد اللہ صاحب ون آف ناصر آباد مقیم شملہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲/۴/۸۳ کو لڑکی عطا فرمائی ہے موصوف بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک، صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

● میرے لڑکے عزیز حمید احمد ناصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳/۲/۸۳ پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام "نصرت جہاں" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین بنائے اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ خاکسار: محمد عبد اللہ درویش قادیان

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

● مکرمہ ثریا بانو صاحبہ نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ ٹھیک چار بجے نصرت گرلز سکول میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے انتظام کے تحت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ محترمہ رفعت سلطانہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد ــــــ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر اور محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقاریر کیں نیز محترمہ امۃ المومن صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند معجزات اور محترمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بعض دلائل بیان کئے۔ اس دوران محترمہ نزہت طیبہ صاحبہ اور محترمہ منصورہ عصمت صاحبہ نے خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھیں آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یحیی الدین ویقیم الشریعۃ تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو دوبارہ زندہ کیا۔ دنیا کو ـــ زندہ خدا کا پتہ دیا اور اسلام کی سچائی دنیا کے سامنے پیش کی۔ محترمہ موصوفہ نے ۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ ۱۸۸۹ء میں آج ہی کے دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر لدھیانہ میں پہلی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی یہ جلسہ جماعتی روایات کے مطابق ہر سال اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ احمدیت کی تاریخ سے نئی نسل کو روشناس کرایا جائے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے قیام کا ذکر کر کے احمدی مستورات کو ان کی اہم ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ اس بصیرت افروز خطاب کے بعد محترمہ ممدوحہ نے اجتماعی دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم مشن میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرمہ ساجدہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ محبوب ظفر بند صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ راشدہ رحمٰن کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ محبوب المنصر بند صاحبہ ۔۔۔۔۔۔ مکرمہ مہر جمال صاحبہ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ۔ مکرمہ افروز جہاں صاحبہ۔ عزیزہ ہما پارہ۔ مکرمہ ناہید صاحبہ واحد۔ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ۔ عزیزہ عابدہ انجم صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ۔ عزیزہ راشدہ رحمٰن اور خاکسار نے بر عایت پردہ ۲۳ مارچ کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیزہ مہ جبیں بشریٰ، مکرمہ حفیظ قدوس صاحبہ۔ عزیزہ غزالہ واحد اور عزیزہ بشریٰ حمید نے نظمیں پڑھیں۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم محمد عبدالرؤف صاحب وڑمال رقمطراز ہیں کہ مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا پہلے بچوں کا پروگرام تھا جس میں عزیز فضل الدین کی تلاوت کلام پاک اور عزیز برہان الدین کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ رضوانہ بیگم اور عزیز سراج احمد نے تقاریر کیں بشریٰ صدیقہ بیگم نے نظم پڑھی بعدہٗ مردوں کے پروگرام میں مکرم ظاہر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم محی الدین صاحب۔ مکرم رشید احمد صاحب بی اے مکرم مولوی حاتم خان صاحب معلم وقف جدید اور صدر مجلس نے تقاریر کیں مکرم ضمیر احمد صاحب نے نظم پڑھی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین کی چائے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔

● مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اناری لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم مفضل حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی سے شروع ہوا جس میں مکرم ابرار حسین صاحب۔ مکرم عبدالباری صاحب۔ مکرم مفضل حسین صاحب اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

● مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ افضل گنج میں جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا مشترکہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم ارشاد حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مقصود احمد صاحب شرق کی نظم خوانی کے بعد مکرم طاہر ابن عابد ہو مارشس بزبان انگریزی مکرم واصف احمد صاحب انصاری۔ مکرم ضیاء الدین صاحب مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی مکرم پروفیسر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب خاکسار حمید الدین شمس اور صدر جلسہ نے ۲۳ مارچ کی اہمیت، کے بارہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ دعا پر اجلاس ختم ہوا حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

● مکرم عبدالحکیم صاحب ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم محمد یوسف صاحب۔ زیرو دی ورد لیش کی زیر صدارت مکرم غلام محی الدین صاحب مرحوم کے مکان پر منعقد ہوا۔ مکرم غلام نعیم الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم غلام احمد صاحب قریشی کی نظم خوانی کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت۔ مکرم ظفر احمد صاحب ستخنہ مکرم غلام حمید الدین صاحب مکرم قریشی غلام احمد صاحب خاکسار عبدالحکیم اور صدر مجلس نے تقاریر کیں بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم رمضان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ ہوگلی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز محمد عصمت اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اس کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید مکرم محمد ادریس خان صاحب۔ مکرم مبشر احمد صاحب سہگل۔ عزیز داؤد احمد خان صاحب مکرم تنویر احمد صاحب سہگل۔ مکرم ماسٹر مشتاق علی صاحب ایم اے خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے سیرت پاک مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی مکرم ظفر احمد صاحب نے تقاریر کے دوران نظم سنائی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم فیروز احمد صاحب پنڈرس بنگر اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۵/۳/۸۳ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم بالو غلام رسول صاحب خاکسار فیروز احمد، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق مختلف عناوین پر روشنی ڈالی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ آخر میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ بعد نماز عصر الحق بلڈنگ بمبئی میں مکرم سید عنایت اللہ صاحب کی زیر صدارت مکرم غلام محمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالشکور صاحب ہر بجر کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ یوم مسیح موعودؑ شروع ہوا بعدہٗ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ مکرم عبدالشکر صاحب عبداللہ مکرم بشیر احمد صاحب۔ مکرم سہیل تابانی صاحب۔ مکرم غلام محمد صاحب اور مکرم انور احمد صاحب نے یوم مسیح موعودؑ کے شایان شان تقاریر کیں۔ تقاریر کے دوران مکرم محمد صدیق صاحب نے نظم سنائی صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اسی روز مکرم یوناہن صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔

● مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کلکتہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۶/۳/۸۳ کو لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ بعدہٗ عہد دہرایا گیا اور کوثر سہگل نے منظوم کلام پڑھ کر سنایا اس کے بعد خاکسار، مکرمہ عصمت بیگم صاحبہ، مکرمہ بشریٰ ظفر صاحبہ، مکرمہ یاسمین سہگل صاحبہ مکرمہ فریدہ انور صاحبہ نے تقاریر کیں اس دوران مکرمہ ناصرہ خاتون صاحبہ نے نظم پڑھی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اڑیسہ کیرنگ

رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم ایجاب الحق خان صاحب مکرم لیسین خان صاحب مکرم محمد اسلم صاحب اور مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب نے مناسب موقعہ تقاریر کیں دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ بعد اجلاس شرینی تقسیم کی گئی۔

• ۔ مکرم مولوی عبد الرشید ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ شاہجہانپور یوپی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم محمد زاہد صاحب قریشی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی اس کے بعد مکرم محمد زاہد صاحب قریشی۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی بعد دُعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

•۔ مکرم سید عبد الرفیع صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مکرم سید عبد الفہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم سید عبد النقی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا مکرم محمد اظہر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید آفاق احمد صاحب۔ مکرم انور احمد صاحب خاکسار سید عبد الرفیع مکرم عبد القیوم صاحب (بزبان انگریزی) مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ملک مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

•۔ مکرمہ نعیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرمہ افضل النساء صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ مکرمہ افضل النساء صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ شکیلہ بیگم و مریم بی صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ سلیم النساء صاحبہ، مکرمہ افضل النساء صاحبہ، مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ اور خاکسارہ نے تقاریر کیں مکرمہ مریم بی بی صاحبہ نے نظم سنائی دُعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ حاضرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

•۔ مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت سونگڑہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم سید حفیظ الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیز عبد الحکیم خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز عبد الجبار خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب۔ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی اور صدر مجلس نے تقاریر کیں اس دوران عزیز سید سہیل احمد صاحب طاہر اور عزیز فاتح الدین صاحب نے نظمیں پڑھیں دُعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

•۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب کینڈراپاڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ محمود احمد صاحب نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم شیخ سعادت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ رُومانہ تبسم آزاد اختر و فریدہ جہاں آزاد امروز کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد عزیزہ رُخسانہ بیگم۔ منیر الدین۔ منیرہ بیگم۔ رفیق الدین۔ سجانہ کوثر۔ فردوس یاسمین عطیہ بانو۔ نسیمہ بیگم۔ شمیمہ بیگم۔ فردوسی بیگم رومانہ کوثر اور مکرم شیخ سعادت اللہ صاحب نے نظمیں سنائیں۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب۔ عزیزہ شکیلہ نازنین صاحبہ شیخ سلیم احمد صاحب۔ عزیزہ نور جہاں بیگم شاکرہ بیگم اور صدر مجلس نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اجتماعی دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

•۔ مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۳/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم سی برکت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز تنویر احمد کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ صدر مجلس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد خاکسار سی ایچ عبد الرحمٰن۔ مکرم ایم محی الدین کویا صاحب اور صدر مجلس نے یوم مسیح موعودؑ کے شایانِ شان تقاریر کیں دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

•۔ مکرم سید عارف احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک۔ نظم خوانی اور صدارتی تقریر کے بعد مکرم سید زاہد احمد صاحب۔ مکرم سید خالد احمد صاحب۔ مکرم سید شاہد احمد صاحب مکرم سید ساجد احمد صاحب اور خاکسار نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اس دوران عزیز سید اقبال احمد نے نظم سنائی۔

•۔ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۳ کو مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار نائب صدر کی تلاوت کلام پاک اور عزیز ناصر احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الرشید صاحب ڈار۔ خاکسار ماسٹر نذیر احمد عادل۔ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر اور صدر مجلس نے اس تاریخی دن کے شایان شان تقاریر کیں اجتماعی دُعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

(ادارہ)

منظوری عہدیداران و ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

برائے سال ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سال ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹۸۳ء کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداران و ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری فرمائی ہے۔

۱۔	خاکسار مرزا وسیم احمد	ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان
۲۔	مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	ناظر جائیداد و تعمیرات و تعلیم
۳۔	” مولوی شریف احمد صاحب امینی	ناظر امور عامہ
۴۔	” چوہدری محمود احمد صاحب عارف	ناظر بیت المال آمد
۵۔	” چوہدری عبد القدیر صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶۔	” مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ناظر دعوۃ و تبلیغ
۷۔	” منظور احمد صاحب سوز قادیان	ممبر
۸۔	” حکیم محمد دین صاحب قادیان	”
۹	” سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی یادگیر	”
۱۰	” سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	”
۱۱	” صدیق امیر علی صاحب موگرال	”
۱۲	” سید فضل احمد صاحب پٹنہ	”
۱۳	” صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان	
۱۴	” صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان	

خاکسار

مرزا وسیم احمد

ناظر اعلیٰ و صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

منظوری ممبران مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان

برائے سال ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سال ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۹۸۳ء کے لئے مندرجہ ذیل ممبران مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان کی منظوری فرمائی ہے۔

۱۔	خاکسار مرزا وسیم احمد	صدر مجلس کارپرداز
۲۔	مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی	سیکرٹری مجلس کارپرداز
۳۔	” منظور احمد صاحب سوز	ممبر بحیثیت نمائندہ تحریک جدید
۴۔	” مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	” بحیثیت عالم سلسلہ
۵۔	” حکیم محمد دین صاحب	” ” ”

خاکسار

مرزا وسیم احمد

صدر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

برائے جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ آندھرا، کرناٹک، مہاراشٹر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۹ ۹/۸۳ سے مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت مبلغین سلسلہ و معلمین حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	—	—	۱۹ ۹/۸۳	دیودرگ	۲۱ ۱۰/۸۳	۲	۲۳ ۱۰/۸۳
حیدر آباد	۲۲ ۹/۸۳	۲	۲۴ ۹	یادگیر	۲۳	۵	۲۸
چنتہ کنٹہ	۲۴	۳	۲۷	ہبلی	۲۹	۱	۳۰
محبوب نگر	۲۷	۱	۲۸	لونڈا بیلگام	۳۰	۱	۳۱
جڈچرلہ	۲۸	۲	۳۰	ساونت واڑی	۳۱	۲	۳ ۱۱/۸۳
شادنگر	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۳	بیلگام ہبلی	۳	۲	۵
حیدر آباد	۱ ۱۰/۸۳	۸	۹	سورب	۵	۲	۷
چنتہ پورہ کاماریڈی	۹	۲	۱۱	ساگر	۷	۱	۸
حیدر آباد	۱۲	۱	۱۳	شموگہ	۸	۳	۱۱
سکندر آباد	۱۳	۲	۱۵	بنگلور	۱۱	۵	۱۶
گلبرگہ	۱۶	۲	۱۸	مدراس	۱۶	۵	۲۱
یادگیر	۱۸	۱	۱۹	بمبئی	۲۳	۵	۲۸
تیماپور	۱۹	۲	۲۱	قادیان	۲ ۱۲/۸۳	—	—

حصولِ برکات کا نادر موقعہ

جملہ انصار بھائی متوجہ ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء فرمایا ہے۔ اور اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس کی اشاعت کم از کم دس ہزار ہونی چاہیئے۔ حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس رسالہ کی توسیع اشاعت کا خصوصی ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا انصار بھائی جو انگریزی دان ہوں یا کسی اپنے غیر احمدی یا غیر مسلم دوست کے نام لگوانا چاہیں وہ اس طرف خصوصی توجہ فرماویں نیز جس شخص کے نام یہ رسالہ جاری کروانا مقصود ہو اُس کا نام و مکمل پتہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرماویں۔ اس کا سالانہ چندہ ۷۵/- روپے ہے جملہ زعماء کرام و ناظمین اعلیٰ و ناظمین ضلع اس رسالہ کی توسیع اشاعت کے بارہ میں خصوصی توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸ و ۹ اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ، اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے۔ نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو تبلیغی نقطۂ نظر سے کامیاب و نتیجہ خیز بنائے۔ آمین۔

المعلن: محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی مہاراشٹر

فہرست ۱

تعمیر بلڈنگ خدام الاحمدیہ کے معاونینِ خاص

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و نوازش تعمیر بلڈنگ خدام الاحمدیہ کے منصوبہ کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ اس بلڈنگ کی تعمیر پر قریباً تین لاکھ روپے اخراجات کا اندازہ ہے۔ جیسا کہ خدام کو اطلاع ہے کہ اس عمارت کی تعمیر کے لئے ہر برسر روزگار خادم سے ۱/۲ یوم کی آمد کا اور ہر طالب علم سے ۲/- روپیہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جبکہ معاونینِ خاص کے طور پر اندرون ملک کے مخیر خدام سے کم از کم ۵۰۰/- روپے اور بیرون ملک میں مقیم خدام سے کم از کم ایک ہزار روپے کی وصولی کی توقع رکھی گئی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ کئی خدام نے پانچصد بلکہ اس سے زائد کے بھی وعدہ جات بھجوائے ہیں۔ ذیل میں صرف اُن خدام کی فہرست دی جا رہی ہے۔ جنہوں نے پانچصد روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ان کے اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انشاء اللہ ماہ مئی میں اس عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کا پروگرام ہے جملہ قائدین کرام اور اراکین مجالس سے عموماً اور معاونینِ خاص سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدہ جات کی جلد ادائیگی کی کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نام خادم	وعدہ	ادائیگی	نام خادم	وعدہ	ادائیگی
مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر قادیان	۵۰۰/-	۵۰۰/-	مکرم محمد آنس صاحب قریشی شاہجہانپور	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ نصیر احمد صاحب حافظ آبادی ″	۱۰۰۰/-	۵۰۰/-	″ صدیق اشرف علی صاحب موگرال	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
″ صلاح الدین صاحب چوہدری ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-	″ حسن محمود الکُدہ صاحب عودہ فلسطین	۱۰۰/- ڈالر	۹۶۲/-
″ ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر ″	۵۰۱/-	۵۰۱/-	″ محمود احمد صاحب بانی کلکتہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ مظفر احمد صاحب اقبال ″	۵۰۱/-	۵۰۰/-	″ تنویر احمد صاحب بانی ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ لطیف احمد صاحب ناصر آبادی ″	۱۰۰۰/-	۵۰۰/-	″ نذیر احمد صاحب کالیکٹ	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
″ عبد العزیز صاحب اختر ″	۱۰۰۰/-	۵۱۰/-	″ محمد عتیق صاحب دہرہ کانپور	۵۰۱/-	۵۰۱/-
″ منور احمد صاحب گجراتی ″	۱۰۰۰/-	۵۰۰/-	″ سیٹھ محمد منیر الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ سید عبد النقی صاحب یرہ پورہ	۵۰۱/-	۵۰۱/-	″ ″ محمد ظہیر الدین صاحب ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ ″ محمد عبد الباقی صاحب ″	۵۰۵/-	۵۰۵/-	″ ″ محمد نصیر الدین صاحب ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ ″ عبد الرفیع صاحب ″	۵۰۱/-	۵۰۱/-	″ ″ محمد سہیل صاحب ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ مدثر احمد صاحب خان بوکارو	۵۰۰/-	۵۰۰/-	″ احمد عبد المنان صاحب حیدر آباد	۱۰۰۰/-	۱۰۰۰/-
″ غلام حمید الدین صاحب گلبرگہ	۵۰۰/-	۵۰۰/-	″ انور حسین صاحب ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ منور احمد صاحب موسئی بنی مائنز	۵۰۱/-	۵۰۱/-	″ اشتیاق احمد صاحب ″	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ ایم کے عبد العزیز صاحب منارگھاٹ	۱۰۰۰/-	۵۰۰/-	″ عبد اللطیف صاحب انی کے کوڈیاتھور	۵۰۰/-	۵۰۰/-
″ محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپور	۵۰۰/-	۵۰۰/-	—	—	—

قابلِ تقلید

قادیان کے ایک خادم مکرم سید محسن علی صاحب نے جو صدر انجمن احمدیہ کے ایک کارکن ہیں اور معمولی تنخواہ پاتے ہیں تعمیر بلڈنگ خدام الاحمدیہ کی تحریک پر ۵۰۰/- روپے کا وعدہ لکھوایا۔ اور نہایت کوشش کر کے اپنی تنخواہ سے چند ماہ میں ۳۵۰/- روپے کی ادائیگی کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مخیر اور مخلص خدام کے لئے یہ ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

جماعتہائے احمدیہ ہاری پاریگام، کالابن کوٹی، لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور اور لجنہ اماء اللہ یادگیر کی طرف سے یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر منعقد کئے گئے شایانِ شان جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش و غیر معمولی تاخیر ادارہ ان کی اشاعت سے قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی مساعی میں برکت عطا کرے اور بیش از بیش خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ادارہ

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۵۸: میں چوہدری محمد یعقوب ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوگیشری بمبئی ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک عدد مکان واقعہ جوگیشری بیرام باغ بمبئی ۱۳ ۲۳۲ فٹ قیمتی ۲۵۰۰۰/-
ایک عدد دکان ۶×۷ فٹ مالیتی ۵۰۰۰/-
میزان :- ۳۰۰۰۰/-

اس جائیداد کے علاوہ اگر میں نے کوئی جائیداد یا آمد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان بھارت کو دیتا رہوں گا اور اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ	محمد یعقوب	ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۵۹: میں ممتاز سلیمہ زوجہ چوہدری محمد یعقوب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیرام باغ بمبئی ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی

چوڑیاں تین عدد وزنی ۱۵ گرام
کانٹے ایک جوڑی وزنی ۱۵ گرام
دو انگوٹھیاں وزنی ۷ گرام
} کل وزن زیورات ۳۷ گرام مالیتی ۵۹۲۰/-

حق مہر ۷۵۰/-
میزان :- ۶۶۷۰/-

اس کے علاوہ ۲۰/- روپے مجھے بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی نیز اس کے علاوہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ	ممتاز سلیمہ	محمد یعقوب خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۵۶۰: میں علیم الدین ہریکر ولد قاسم ہریکر صاحب قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مالاڈ بمبئی ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد الغفور ہریکر	علیم الدین ہریکر	محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۵۶۱: میں شمیمہ بیگم زوجہ مکرم صدیق احمد صاحب امینی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمبئی ملاڈ ڈاکخانہ بمبئی ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

مہر بذمہ خاوند ——— ۱۱۰۰ روپے

مجھے میرے خاوند کی طرف سے ماہانہ ۵۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
صدیق احمد امینی	شمیمہ بیگم	محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۵۶۲: میں عبد الغفور ہریکر ولد قاسم ہریکر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن الحق بمبئی ڈاکخانہ بمبئی سنٹرل ضلع بمبئی صوبہ مہاراشٹر

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۸۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ چار صد ساٹھ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ	عبد الغفور ہریکر	ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۵۶۳: میں عبد الحلیم طاہر ولد مکرم عبد العظیم صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈرائیور عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال بمبئی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ دو صد پچاس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان بھارت کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ	عبد الحلیم طاہر	محمد سیف اللہ صدر جماعت احمدیہ بمبئی

وصیت نمبر ۱۲۵۶۴ : میں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم محمد عبدالحی صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائیداد ایک عدد مکان واقعہ نزد چاندمارک کارخانہ چنتہ کنٹہ جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ کی رو سے قیمت ـــ ۱۰۰۰۰٫۰۰

چاندی ۵۰ تولہ بحساب ۳۰/- روپے فی تولہ	۱۵۰۰٫۰۰
زیورات سونا ٹانکے والا پندرہ تولہ	۲۲۵۰۰٫۰۰
حق مہر بذمہ خاوند	۱۱۰۰٫۰۰
کل میزان	۳۵۱۰۰٫۰۰

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان بھارت کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ مجھے میرے کمائی کی طرف سے ۵۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو ۱/۱۰ بت کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ وتربیت	نصیرہ بیگم	محمد عبدالحی خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۵۶۵ : میں محمد ظہیر الدین ولد مکرم محمد معین الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد تقسیم میں نہیں آئی میرے والد صاحب اللہ کے فضل سے بقید حیات ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا ہو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ وتربیت	محمد ظہیر الدین	محمد معین الدین والد موصی

وصیت نمبر ۱۲۵۶۶ : میں محمد عبدالکریم ولد مکرم محمد قاسم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

ایک مکان جس کی قیمت حالیہ اندازاً	۴۰۰۰/- روپے
اراضی ۵ ایکڑ خشکی اور ۱/۲ ۱ ایکڑ تری دونوں ملا کر ۱/۲ ۶ ایکڑ۔ یہ اراضی چار بھائیوں پر مشتمل ہے جس کی تقسیم ابھی نہیں ہوئی اس کی اندازاً قیمت۔	۸۰۰۰/- روپے
میزان	۱۲۰۰۰/-

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی مزید جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ وتربیت	محمد عبدالکریم	محمد عبدالحی سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۲۵۶۷ : میں ناصر احمد ولد مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر اے۔پی

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت کوئی جائیداد میری تقسیم میں نہیں آئی میرے والد محترم اللہ کے فضل سے بقید حیات ہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت تاریخ ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ وتربیت	ناصر احمد	محمد معین الدین صدر جماعت چنتہ کنٹہ

وصیت نمبر ۱۲۵۶۸ : میں محمد عبدالعزیز ولد مکرم محمد عبدالصمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ چھ صد روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم سیکرٹری تبلیغ وتربیت	محمد عبدالعزیز	محمد قمر الدین

گواہ شد : محمد معین الدین صدر جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۵۶۹ : میں محمود احمد بابو ولد مکرم خواجہ حسین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۸۲ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو ۳۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اگر کوئی مزید جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۸۲ء سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نصیر احمد خادم قائد خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ	محمود احمد	محمد عبدالحی سیکرٹری مال

تبدیلی تاریخ امتحان دینی نصاب

قبل ازیں جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ اعلان اخبار بدر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال جماعتوں کے دینی نصاب کے لئے نظارت ہذا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب رسالہ "الوصیۃ" بطور نصاب مقرر کی ہے اس کا امتحان ۲۸ اگست ۱۹۸۲ء کی بجائے اب ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہوگا سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس امتحان میں شامل ہونے والے افراد کی فہرست مع ولدیت نظارت ہذا میں جلد ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273905

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

"ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ ڈسٹری بیوٹر

HM برائے: ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جیتس اور ولویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۴۳۴۱۷

ارشادِ نبوی

مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ

(ترجمہ)

جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن ہی میں شمار ہوتا ہے۔

مُحتاجِ دُعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"لوگوں سے ہمیشہ اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔" (مؤطا امام مالکؒ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :-

"کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔" (کشتی نوح)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

مِلاپ موٹرس

۲۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

یاری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹار بون مِل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں — فون :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دِہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے